Regd. No.LW/ NP/63
Fax No. 0522-787310
788376
Website : - www.nadwatululama.org, Email : - nadwa@sancharnet.in
R.N.I.No.UP.URD.03615/24/1/2001-Tc
Office Ph.No.787250 (Ext)18
Guest House-323864
FORTNIGHTLY Vol. No. : 1 Issue No. 21

TAMEER-E-HAYAT

NADWATUL-ULAMA,LUCKNOW-226 007 (INDIA) Rs. 7/-

تعمیرِ حیات لکھنؤ

پندرہ روزہ

دعوت واصلاح کا کام

شریعت اسلامی نے اجتماعی زندگی اور اجتماعی اصلاح اور اجتماعی ترقی کو اصل بتایا ہے، اور امت مسلمہ کو ایک جسم قرار دیا ہے کہ اگر ایک عضو میں درد ہو جائے تو تمام جسم بے چین ہو جاتا ہے، اس وجہ سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو ایمان کا خاصہ اور لازمی جزء قرار دیا ہے تاکہ اس کی انجام دہی کے لئے اپنے اندر خوبی وکمال پیدا کریں۔ ظاہر ہے کہ کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک افراد خوبیوں اور کمالات کے زیور سے آراستہ نہ ہوں، اب ہمارے اوپر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ فریضۂ تبلیغ کو اس طرح لے کر کھڑے ہوں جس سے ہم میں قوت بڑھے اور اسلامی فتوحات ابھریں، ہم خدا اور رسول کو پہچانیں اور احکام خداوندی کے سامنے سرنگوں ہو جائیں، کیونکہ یہ کام خدا کی ایک اہم عبادت اور سعادت عظمیٰ ہے اور انبیاء علیہم السلام کی امانت ہے اس کام کا مقصد دوسروں کی ہدایت نہیں بلکہ اس سے خود اپنی اصلاح اور عبدیت کا اظہار مقصود ہے، اگر ہم اس کو صحیح طور پر انجام دیں گے تو عزت وآبرو اور اطمینان وسکون کی زندگی پالیں گے۔

(حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ)

(از: افادات قرآنی ص ۹۴)

فی شمارہ ۷/ روپے | سالانہ ۱۵۰/ روپے | ۲۵/ جنوری ۲۰۰۲ء

Mobile: 98390 95795
Phone : 0522-301658
تبلا ونگ
اودھ کی شان اوننگ ★ ٹریکس ★ کھڑکی ★ فکس
المونیم ★ کھڑکی ★ دروازے ★ سلنگ ★ فلورک
ہمارے یہاں ہر قسم کے المونیم اور اوننگ کا کام بہت ہی کفایتی قیمت پر ہوتا ہے۔
ایک بار خدمت کا موقع دیں۔
ایم۔ کے ملک، راج ۳۰۱، اوشال کمپلیکس، گومتی نگر، لکھنؤ

Ph.No 260433 - 242946
آپ کی خدمت میں جدید و دلکش سونے چاندی کے زیورات کے لئے
ہمارا نیا شوروم

گھنہ پیلس
حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد فہیم خاں، محمد معروف خاں
ایک مینارہ مسجد کے سامنے اکبری گیٹ چوک لکھنؤ

The Fragrance of East
A quarterly English magazine published from Nadwa needs your patronage. Please subscribe it yourself and motivate others also to read it regularly.
Annual subscription is only Rs.100/- which may be sent by M.O. or Bank Draft payable to :-
The secretary
Majlise Sahafat wa Nashriat
C/o Tamir-e-Hayat, Nadwatul Ulama
P.O. Box No.93, Tagore Marg
Lucknow-226 007 (U.P.)

نشگر
شوگر کی کامیاب دوا
• قدرتی جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ دوا
• پیشاب سے شکر کو خارج کر کے خون میں شکر کو کنٹرول رکھتی ہے۔
HASANI PHARMACY
117/41Gwynne, Road, Lucknow - 226018 Ph:. 202677
حسنی فارمیسی کی ایجنسی کے لیے رابطہ قائم کریں

کیپ کے اوپر AFZALS اور MAU CITY دیکھ کر خریدیئے
MAU CITY AFZALS
مئو کا بنا
نورانی تیل
درد، زخم، چوٹ، کٹنے، جلنے کی مشہور دوا
انڈین کیمیکل کمپنی، مئوناتھ بھنجن (یو۔پی)

چشمہ ساگر
جاپانی کمپنی کے ذریعہ آنکھوں کی جانچ ہوتی ہے
AUTO REFRCCTO METER AR-860
فوٹو کرانک ☆ کوئیڈ لینس ☆ ہائی انڈیکس ریزی لینس
فینسی پاور دھوپ کے چشموں کا خاص مقام
ایک بار خدمت کا موقع دیں
آپٹیشن اے۔ رحمٰن (علیگ)
شنکر جی کی مورتی کے نزدیک، معتبر گنج، اعظم گڑھ

Printed And Published by *Athar Husain* on behalf of Nadwatul Ulama
at Parekh offsetPressTagore Marg,Lucknow.u.p. Editor: *Shamsul Haq Nadwi*

اسلام قربانیوں سے چمکا ہے

حضرت جی مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

"انبیاء علیہم السلام کا پیغام اور تجربہ یہ ہے کہ مسلموں کا حل اور کامیابی نہ مال میں ہے، نہ حکومت میں، نہ اکثریت میں، بلکہ اللہ کے امر سے وابستہ ہوجانے میں اور اس کی راہ میں مجاہدہ کرنے میں ہے۔ قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کے جو واقعات بیان فرمائے گئے ہیں ان سب کا حاصل اور خلاصہ یہی ہے۔ حضرت نوحؑ اور ان کی قوم کا واقعہ، حضرت ابراہیمؑ اور ان کی قوم اور نمرود کا واقعہ، اسی طرح حضرت موسیٰؑ اور فرعون و قارون کا واقعہ قرآن مجید میں پڑھیئے اور غور کیجئے۔ ان سب واقعات کی روح یہی ہے کہ اکثریت اور دولت اور حکومت کچھ نہیں، اصل چیز اللہ کا فیصلہ اور اس کی مدد ہے۔ اور وہ ان بندوں کے ساتھ ہے جو اس کے ہوجائیں۔ اور اس کی راہ میں قربانیاں دیں۔

اسلام جب بھی چمکا ہے قربانیوں سے چمکا ہے، آج بھی قربانیوں سے ہی چمکے گا۔ اسلام کے لئے قربانیاں ہوں تو یہ دشمنوں کے گھیرے میں بھی چمکتا ہے اور جب قربانیاں نہ ہوں تو اپنی بادشاہت میں بھی مٹ جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد ذاتوں اور شخصیتوں کی وجہ سے نہیں آتی بلکہ ان کے اعمال اور اخلاق اور اوصاف کی وجہ سے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو مدد فرمائی، اسی طرح آپؐ کے صحابہ کرامؓ اور بعد میں اولیاء کرامؒ پر اللہ تعالیٰ کے جو انعامات ہوئے اور ان کی جو مدد میں فرمائی گئیں وہ ان کی شخصیتوں کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے اعمال اور خاص کر اللہ کے لئے ان کی قربانیوں اور دین کے راستہ کی ان کی محنتوں کی وجہ سے فرمائی گئیں۔ آج بھی جو کوئی اللہ کی وہ مدد میں چاہے وہ ان کے والے اعمال اور ان کی والی قربانی اور محنتوں کے راستہ پر پڑ جائے وہ اللہ کی مددوں کو آتا ہوا خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا۔

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ و رسول نے شدت سے ان باتوں کو منع فرمایا ہے جن سے دلوں میں فرق پڑے اور پھوٹ کا خطرہ بھی ہو۔ دو دو چار چار الگ کانا پھوسی کریں اس سے شیطان دلوں میں بدگمانی پیدا کرسکتا ہے اس سے منع فرمایا گیا ہے اور اس کو شیطانی کام بتایا گیا ہے اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْئًا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ اسی طرح تحقیر اور استہزاء اور تمسخر سے منع فرمایا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ: اس سے بھی منع فرمایا گیا کہ دوسرے کی کوئی برائی جو معلوم نہ ہو اس کو تجسس کر کے معلوم کیا جائے اور جو برائی کسی کو معلوم ہوگئی ہو اس کو دوسروں کے سامنے ذکر کرنے سے منع فرمایا اور غیبت کو حرام کیا گیا، غیبت اس کا نام ہے جو واقعی کسی کی برائی کسی کو معلوم ہو اس کا ذکر کسی سے کیا جائے وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا: یہ تحقیر اور تمسخر اور تجسس اور غیبت سب وہ چیزیں ہیں جو آپس میں تفرقہ پیدا کر کے امت کی صفت کو توڑتی ہیں۔

ان سارے مفاسد کا علاج اور توڑ یہی ہے کہ تم اپنے کو حضورؐ والی محنت میں لگادو، مسلمانوں کو مسجدوں میں لاؤ وہاں ایمان کی باتیں ہوں، تعلیم و ذکر کے حلقے ہوں، دین کی محنت کے مشورے ہوں، مختلف طبقوں اور مختلف برادریوں کے اور مختلف زبانوں والے لوگ مسجد نبوی والے طریقے پر ان کاموں میں جڑیں۔

عزت و ذلت روس و امریکا تک کے نقشوں میں نہیں ہے بلکہ خدا کے ہاتھ میں ہے اور اس کے یہاں اصول اور ضابطہ ہے جو شخص یا قوم و خاندان یا طبقہ چمکانے والے اصول لائے گا۔ اس کو چمکادیں گے جو مٹنے والے کام کرے گا اس کو مٹادیں گے۔ یہود نبیوں کی اولاد ہیں اصول توڑے تو اللہ نے ان کو ٹھوکر مار کے توڑ دیا، صحابہ کرام بت پرستوں کی اولاد تھے، انھوں نے چمکانے والے اصول اختیار کئے تو اللہ نے ان کو چمکا دیا۔ اللہ کی رشتہ داری کسی سے نہیں ہے۔ اس کے یہاں اصول اور ضابطہ ہے۔

(ماخوذ۔ از سوانح حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ تلخیص کے ساتھ)

اکرام مسلم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک مرتبہ بیت اللہ شریف کو دیکھا تو فرمایا تو کتنا بابرکت اور باعظمت گھر ہے لیکن اللہ کے نزدیک مسلمانوں کا احترام تجھ سے کہیں زیادہ ہے (ترغیب۔ الاعتدال صفحہ ۱۲۸)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تینوں اصحاب ذیل کا اعزاز، اللہ تعالیٰ کا اعزاز ہے، بوڑھا مسلمان وہ محافظ قرآن جو افراط و تفریط سے خالی ہو اور منصف حاکم۔ (ابوداؤد)

دوسری حدیث میں ارشاد ہے کہ وہ شخص جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے، ہمارے بچوں پر شفقت نہ کرے۔ اور ہمارے علماء کی قدر نہ کرے وہ ہماری امت میں سے نہیں۔

پندرہ روزہ

تعمیر حیات

لکھنؤ

جلد نمبر ۳۹ | ۲۵ر جنوری ۲۰۰۲ء | مطابق | ۱۰ر ذی قعدہ ۱۴۲۲ھ | شمارہ نمبر ۶

زیر سرپرستی : حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ناظم ندوۃ العلماء

زیر نگرانی
مولانا عبداللہ عباس ندوی
معتمد تعلیمات ندوۃ العلماء
پروفیسر وصی احمد صدیقی
معتمد مالیات ندوۃ العلماء

مجلس ادارت
شمس الحق ندوی
(مدیر اعلی)
سید محمود حسن حسنی ندوی
معاون مدیر

مجلس مشاورت
مولانا نذر الحفیظ ندوی
مولانا عبداللہ حسنی ندوی
مولانا محمد خالد ندوی
ڈاکٹر ہارون رشید صدیقی

زرتعاون

سالانہ ---=/۱۵۰ روپے
فی شمارہ ---------=/۷ روپے
بیرونی ممالک فضائی ڈاک
ایشیائی، یورپی، افریقی
وامریکی ممالک.....۳۵ ڈالر
بیرونی ممالک بحری ڈاک
بحری ڈاک جملہ.....۲۰ ڈالر

خط و کتابت کا پتہ

منیجر تعمیر حیات پوسٹ باکس نمبر ۹۳
ندوۃ العلماء، لکھنؤ (۲۲۶۰۰۷) یوپی
ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت و نشریات لکھنؤ کے نام سے بنائیں اور دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر روانہ کریں۔
Website:www.nadwatululama.org
E-mail Adress: nadwa@sancharnet.in
Ph: Office.787250(Ext)18
Guest House.323864

گزارش

خط و کتابت اور منی آرڈر کرتے وقت کوپن (پیغام سلپ) پر خریداری نمبر کے ساتھ مکمل نام و پتہ ضرور لکھیں خریداری نمبر ہر پتہ کی سلپ پر لکھا رہتا ہے اگر آپ جدید خریدار ہیں تو اس کی صراحت ضرور کریں اس سے دفتری کارروائی میں آسانی اور جلدی ہوتی ہے۔ (منیجر)

دائرہ میں سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا یہ خادم ندوۃ العلماء کا ترجمان آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ =/ 150 روپے بذریعہ منی آرڈر دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔ (منیجر) (مضمون نگار کے خیالات سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں)

پرنٹر پبلشر اطہر حسین نے پارکیہ آفسٹ ٹیگور مارگ لکھنؤ میں طبع کرا کے دفتر تعمیر حیات مجلس صحافت و نشریات ندوۃ العلماء لکھنؤ سے شائع کیا۔

حامد خوشنویس۔ کمپیوزیشن مجلس تحقیقات و نشریات اسلام ندوۃ العلماء لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

۱	اسلام قربانیوں سے چمکا ہے	حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ ۲
۲	اے اللہ میں حاضر ہوں۔	شمس الحق ندوی ۵
۳	اسلام توحید کا دین ہے۔	حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ ۸
۴	بھٹوں کے تبلیغی مرکز میں بیان	حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ۱۰
۵	تو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے۔	مولانا سید محمد عبداللہ حسنی ندوی ۱۲
۶	بیت اللہ شریف کا حج۔ ایک عظیم عبادت	محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی ۱۵
۷	امریکہ غلامی کے شکنجہ میں	مولانا نذر الحفیظ ندوی ۱۸
۸	اصل مسئلہ خدا سے بے خوفی کا ہے	امین الدین شجاع الدین ۲۳
۹	پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا	محمد فرمان نیپالی ندوی ۲۵
۱۰	سوال وجواب	محمد طارق ندوی ۲۷
۱۱	عالمی خبریں	سعید اشرف ندوی ۲۸
۱۲	وفیات	(ادارہ) ۲۹
۱۳	خلیل اللہؑ کے جذبات (نظم)	فخر الاسلام نفیسی امروہوی ۳۱

شرائط ایجنسی

۱۔ پانچ کاپی سے کم کی ایجنسی جاری نہیں کی جاتی۔

۲۔ فی کاپی Rs. 15/= کے حساب سے زرضمانت روانہ کرنا ضروری ہے۔

۳۔ کمیشن جوابی خط سے معلوم کریں۔

نرخ اشتہار

۱۔ تعمیر حیات کالم فی سینٹی میٹر اندرونی صفحہ Rs. 40/=

۲۔ تعمیر حیات کالم فی سینٹی میٹر پشت پر وتلین صفحہ Rs. 50/=

۳۔ کمیشن تعداد اشاعت کے مطابق ہوگا جو آرڈر دینے پر متعین ہوگا۔

۴۔ اشتہار کی نصف رقم پیشگی جمع کرنا ضروری ہے

۵۔ انٹرنیٹ اور تعمیر حیات دونوں کا نرخ اشتہار فی کالم فی سینٹی میٹر Rs. 80/=

بیرون ملک کے نمائندے

مدینہ منورہ
Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O.Box No.842
Mdina Munawwara(K.S.A)

برطانیہ
Dr.M.AKRAM NADWI Sb.
Oxford Center for Islamic Studies
George Street
Oxford Ox1 2AR

ساؤتھ افریقہ
Mr.M.YAHYA SALLO NADWI Sb.
P.O.Box No.388 Vereninging.(S.Africa)

قطر
Mr.ABDUL HAI NADWI Sb.
P.O.Box.No.10894, Doha-Qatar

دبئی
Mr.QARI ABDUL HAMEED NADWI Sb.
P.O.Box No.12525, Dubai(U.A.E)
Ph:No.3970927

پاکستان
Mr.ATAULLAH Sb.
Sector A-50 Near Sau Quater
H.No.109 Town Ship kaurangi
Karachi-31(Pakistan)

امریکہ
Dr.A.M.SIDDQUI Sb.
98-Conklin Ave. Woodmere
New York 11598(U.S.A)

اداریہ

شمس الحق ندوی

اے اللہ میں حاضر ہوں

تصور میں لائیے ایک سنسان وادی اور جھلسی ہوئی پہاڑیوں کو جہاں آدم نہ آدم زادہ اس ویرانہ کی چلچلاتی دھوپ اور کھانے پانی سے خالی تپتی ہوئی وادی میں ممتا کی ماری ایک ماں اور شیر خوار بچے کو کوئی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس ماں کے دل پر کیا گذری ہوگی دیوار کعبہ کے قریب شیر خوار بچہ پیاس سے ایڑیاں رگڑ رہا ہے اور ماں تڑپ تڑپ کر کبھی صفا پر چڑھ کر دیکھتی کہ شاید کوئی قافلہ نظر آجائے اور پانی ملے، پھر دوڑی مروہ پر چڑھتی کہ شاید ادھر کوئی قافلہ گذرتا ہوا دکھائی دے دونوں طرف سے آس ٹوٹتی ہے بھاگی بھاگی بچے کو دیکھنے آتی ہے کہ کس حال میں ہے اس معصوم کو دیکھ کر پھر بے قراری کے عالم میں صفا و مروہ کے چکر لگاتی ہے چھ چکر ہو چکے ہیں اور امید کی کوئی کرن دکھائی نہیں دیتی، بچہ ہے کہ جاں بلب ہو رہا ہے ساتویں چکر کے بعد بچے کے پاس پہنچتی ہے تو دیکھتی ہے کہ اس کی ایڑیوں کی رگڑ سے رب کریم نے پانی کا چشمہ جاری فرما دیا ہے جو زمزم کے نام سے مشہور اور اس وقت سے اب تک اس طرح جاری ہے کہ سارے عالم کے مسلمان بھر بھر کر لے جا رہے ہیں اور ختم نہیں ہوتا، چشمہ جاری ہوا تو قافلے بھی آ آ کر آباد ہونے لگے، اور یہ ویرانہ جہاں وحشت کو بھی قدم رکھتے وحشت ہو آبادی میں تبدیل ہو گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جو اپنے رب کے حکم سے بیوی اور بچے کو اس ویرانہ میں چھوڑ کر چلے گئے تھے جب کافی عرصہ کے بعد واپس آتے ہیں تو اسی بچہ کو جو اب جوانی کی عمر کو پہنچ رہا تھا اللہ کے نام پر قربان کر دینے کا حکم ہوتا ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام جس طرح اپنے رب کے حکم سے بیوی بچے کو چھوڑ کر چلے گئے تھے اب اسی اپنے رب کے حکم سے اس کی گردن پر بے تکلف چھری چلا دیتے ہیں لیکن رب کریم کو آب و خاک سے بنے ہوئے اپنے بندہ کی یہ ادائے عاشقانہ ایسی پسند آتی ہے کہ بیٹے کی جگہ جنت کا دنبہ ہوتا ہے چھری چلتی ہے تو جگر گوشہ کی نہیں بلکہ دنبہ کی گردن کٹتی ہے اور رب کریم فرماتا ہے:

وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝
وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ (سورہ الصفت۔ ۱۰۴ تا ۱۰۸)

ہم نے ان کو پکارا کہ اے ابراہیم! تم نے خواب کو سچا کر دکھایا۔ ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ صریح آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی کو ان کا فدیہ دیا اور پیچھے آنے والوں میں ابراہیمؑ کا (ذکر خیر باقی) چھوڑ دیا۔

زمین و آسمان نے عشق و محبت اور رب کے حکم پر اس سرشاری کا منظر کب دیکھا ہوگا۔

پھر انھیں باپ بیٹے نے کعبہ کی تعمیر کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم ملا کہ:

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ ۝ (سورہ حج۔ ۲۷)

اور لوگوں میں حج کے لئے ندا کر دو کہ تمہاری طرف پیدل اور دبلے اونٹوں پر جو دور (دراز) رستوں سے چلے آتے ہوں (سوار ہو کر) چلے آئیں۔

وہ دن ہے اور آج کا دن کہ دنیا کے گوشہ گوشہ سے بڑی تعداد میں مسلمان رختِ سفر باندھ کر اس ادائے عاشقانہ کی یاد تازہ کرتے اور اپنے دلوں کی ویران بستی کو عشق و محبت میں ڈوب کر آباد کرتے ہیں آنسوؤں سے اس کو غسل دیتے ہیں اور اس طرح پاک صاف ہو کر لوٹتے ہیں جیسے آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہوں۔

کہتے ہیں کہ قیس عشق لیلیٰ میں ایسا کھویا ہوا اور گم رہتا تھا کہ اس کو کسی اور چیز کا احساس نہیں ہوتا تھا، دیوانوں کی سی کیفیت تھی لیلیٰ کی بستی سے آنے والے کتے تک سے پیار کرتا تھا کہ یہ لیلیٰ کی گلیوں سے گذر کر آرہا ہے، لیلیٰ کی بستی میں پہنچ جاتا تو در و دیوار کو پکڑ پکڑ کر چومتا وہاں کی ہر شے میں اس کو لیلیٰ ہی نظر آتی، اس کی یہ فریفتگی آج تک ضرب المثل ہے اور مقتہائے عشق بنی ہوئی ہے۔

فرہاد نے شیریں کی خاطر پہاڑ کو کاٹ کر اس کے محل میں نہر جاری کرنے کی کوشش کی اسی اثنا میں اس کو کسی نے شیریں کے انتقال کی فرضی خبر سنائی تو اسے تحقیق کی بھی تاب نہ رہی اور اسی کدال سے اپنا سر پھوڑ کر دم توڑ دیا کہ شیریں نہیں تو زندگی میں مزہ کیا؟ عشق کے یہ دو ایسے قصے ہیں جو ہر سہابرس سے زبان زد عام و خاص ہیں اور مادی معشوقوں اور مادی عاشقوں کی یہ داستان غم بھلائی نہیں جاتی، جب کوئی دل چوٹ کھاتا ہے تو انھیں سے تشبیہ دے کر اپنے انتہائی رنج و غم کی نشاندہی کرتا ہے۔ حالانکہ اس سے بہت پہلے سے دنیا یہ دیکھ رہی ہے کہ آب و خاک سے بنی ہوئی ایک چھوکر عمارت کی طرف جو در معشوق نہیں بلکہ جلوہ گاہ معشوق ہے مخلوق کس طرح ٹوٹی پڑتی ہے۔ محبوب و عزیز ترین چیزوں کو چھوڑ کر حتیٰ کہ مال و اولاد، در و دیار سب کچھ چھوڑ کر، حج کر، پیدل و سواریوں پر، ہواؤں میں اڑ اڑ کر، سمندروں کے سینوں کو چیر چیر کر، بڑے والہانہ اور فریفتگی کے عالم میں ایک دو کی نہیں، سو پچاس اور ہزار کی بھی نہیں بلکہ کئی کئی لاکھ کی تعداد میں روانہ ہو جاتی ہے۔ مرد بھی عورتیں بھی، بوڑھے بھی جوان بھی، امیر بھی غریب بھی، شاہ بھی گدا بھی۔ کیسا دیدنی کا منظر ہوتا ہے جیسے جیسے وہ دیار حبیب کے قریب ہوتے جاتے ہیں ان کی ایک ایک ادا نرالا اور انوکھا روپ اختیار کرتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ صرف ایک چادر و لنگی میں ملبوس ہو کر محبوب کی بارگاہ میں حاضری کا جو آخری منظر کفن پوشی کا ہوتا ہے وہ منظر پیش کرتے ہیں اور بہ زبان حال عرض کرتے ہیں۔

ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کریں تجھ پر
مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں

اسی حالت میں مستانہ وار، لبیک اللّٰھمّ لبیک لبیک لا شریک لک لبیک میں حاضر ہوں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، کا نعرہ لگاتے ہوئے روتے اور آنسوؤں سے دامن تر کرتے ہوئے نالہ و فریاد کرتے ہوئے دربار عالی میں حاضر ہوتے ہیں۔ ع

چشم پرنم دل پریشاں آرزوئیں بے قرار

عشق مجسم سراپا تصویر درد بنے ہوئے کوئی ادنیٰ تغافل و چیٹر چھاڑ بھی بار خاطر ہے۔ خیال یار میں گم ہیں تڑپ تڑپ اٹھتے ہیں۔ آنسوؤں کے ساتھ چیخیں بھی بے اختیار نکل پڑتی ہیں ؎

نالہ کر لینے دیں للہ نہ چھیڑیں احباب
ضبط کرتا ہوں تو تکلیف سوا ہوتی ہے

محبوب حقیقی مسرور و خوش ہو کر فرشتوں سے فرمارہا ہے "میرے گھر کے مشتاقوں کو دیکھو میری طرف بکھرے ہوئے بالوں اور غبار آلود جسموں کے ساتھ اس حال میں آئے ہوئے ہیں کہ..... ع

جگر میں ٹیس دل میں درد، لب پہ آہ و نالے ہیں

یہ ہر طرف سے کھنچ کھنچا کر، پہاڑوں کو پھاند کر سمندروں کو چیر کر، زمین کو سمیٹ کر بلد امین میں آ جمع ہوئے ہیں گلی کوچوں میں، سڑکوں پر بازاروں میں، خیموں میں، محلوں میں بس جہاں دیکھو وہی ہیں، رات ہو کہ دن ہو جب دیکھو اپنے رب کی تجلی گاہ خانۂ کعبہ کے گرد چکر لگا رہے ہیں، دوڑ دوڑ کر حجر اسود کو چومتے جا رہے ہیں غلاف کعبہ ہاتھ میں آ گیا تو لپٹ لپٹ کر رو رہے ہیں جیسے دامنِ یار ہاتھ میں آ گیا ہو چھوڑنے کا جی نہیں چاہتا چلا اٹھتے ہیں ؎

اے ناتوان عشق تجھے حسن کی قسم
دامن کو یوں پکڑ کہ چھڑایا نہ جا سکے

یہ سب ہو ہی رہا تھا کہ معشوق ازلی کے چشم و ابرو کا اشارہ پا کر اپنی مجنونانہ شان کے ساتھ نکلے اور بھاگے بھاگے عرفہ جا پہنچے ابھی دل بھر کر دعا بھی نہ کرنے پائے تھے کہ معشوق نے کسی اور سمت کو ڈھکیلنا اور کھینچنا شروع کیا، عاشق کی سب سے بہترین ادا اور عشق کا مظہر نماز جس کو محبوب سب سے زیادہ پسند کرتا ہے اس کو وہ آج ایک وقت میں دو ملا کر پڑھیں گے ظہر و عصر ساتھ ادا ہوں گی، اور رخت سفر باندھ لیا جائے گا عین سفر کی حالت میں رات کی تاریکی آ گھیرے گی سورج اپنی کرنوں کو سمیٹ کر نماز مغرب کا اعلان کر چکا ہوگا مگر نماز کیوں کر ادا کریں جب کہ منزل پر پہونچنے سے قبل کہیں ٹھہرنے کی اجازت نہیں ہے، مغرب عشاء دونوں مزدلفہ میں ادا ہوں گی جب رات کی سیاہی پوری طرح چھا چکی ہوگی عشاق کے یہ قافلے اپنی منزل کو

پہنچیں گے اور محبوب کی یاد میں آنکھوں آنکھوں میں رات کاٹیں گے۔

ایک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

جس کے دل میں کچھ چوٹ ہو کوئی زخم لگا ہو دیوانگی سے کبھی سابقہ پڑا ہو وہی اس حقیقت کو سمجھ سکتا ہے اور اس کا مزہ لے سکتا ہے۔

اب نہیں دل کو کسی صورت قرار
اس نگاہ ناز نے کیا سحر ایسا کر دیا

یہاں سے فارغ ہوں گے اس نبی امی محسن انسانیت کے در دولت پر حاضری دیں گے جس نے عشق کی یہ آگ لگائی ہے بھانت بھانت کے لوگ ہوں گے کالے گورے عربی عجمی سبھی ہونگے درود و سلام سے فضا گونج اٹھے گی۔

کوئی عربی کوئی عجمی کوئی حبشی کوئی قرنی
یہ آتش غم کس کس کو لگی سرکار دو عالم صلی علی

دیکھی ہے، تاریخ نے کوئی ایسا واقعہ ریکارڈ کیا ہے؟ میلے اور بھیڑ بھاڑ کے مناظر تو شاید نظر آ جائیں مگر یہ ادائے عاشقانہ کہاں کسی نے دیکھی ہوگی۔ اور یہ سب کچھ یوں ہی نہیں ہو رہا ہے کوئی ضرور جلوہ گر ہے، ہو نہ ہو کسی کی ادائے دلبرانہ کارفرما ہے۔ کہ

اب نہیں دل کو کسی صورت قرار
اس نگاہ ناز نے کیا سحر ایسا کر دیا

یہاں سے فارغ ہوں گے اس نبی امی محسن انسانیت کے در دولت پر حاضری دیں گے جس نے عشق کی یہ آگ لگائی ہے بھانت بھانت کے لوگ ہوں گے کالے گورے عربی عجمی سبھی ہونگے درود و سلام سے فضا گونج اٹھے گی۔

کوئی عربی کوئی عجمی کوئی حبشی کوئی قرنی
یہ آتش غم کس کس کو لگی سرکار دو عالم صلی علی

ادب سے سلام ہوگا، ہونٹوں میں حرکت آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے عشق و مستی کا عجیب عالم ہوگا عجب نہیں کہ فخر و مباہات کے یہ الفاظ بھی زبان سے نکل جائیں۔ ؎

کوئی جا کر یہ کہدے ابر باراں سے وہیں برسے
کہ جیسے مینہ برستا ہے ہمارے دیدۂ تر سے

یہ ہیں حاجیوں کی وہ ادائیں جن کو سن اور پڑھ کر حج کا شوق ہوتا ہے اور ہر بندۂ مومن اس کے اشتیاق میں بہ زبان حال کہہ دیتا ہے۔ ع

دل کو یہ آرزو ہے صبا کوئے یار میں
ہمراہ تیرے پہنچے اڑ کر غبار میں

●●●

حج و مقامات حج

حج و عمرہ کے اعمال اور زیارت اماکنِ مقدسہ کے لئے

ایک رہبر و معتبر کتاب

یہ کتاب مولانا محمد رابع حسنی ندوی کی تصنیف ہے جنھوں نے دار العلوم ندوۃ العلماء میں سالہا سال عربی زبان و ادب اور جغرافیہ جزیرۃ العرب کا درس دیا اور بار بار بلاد عربیہ اور حجاز مقدس کا سفر کیا۔ یہ کتاب مولانا موصوف کے طویل تجربات اور مشاہدات کا نچوڑ ہے۔ یہ کتاب مقامات حج کی تاریخی اور جغرافی معلومات کے ساتھ، مسائل حج سے پورے طور پر واقف کراتی و طباعت، دیدہ زیب ضروری تصاویر اور نقشوں سے مزین۔ پچاس روپے بذریعہ منی آرڈر روانہ کر کے کتاب رجسٹرڈ بک پیکٹ حاصل کیجئے۔

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام

پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹۔ ندوہ لکھنؤ (یو۔پی)

اسلام توحید کا دین ہے

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

اسلام توحید خالص کا دین ہے وہ خدا اور بندہ کے درمیان کسی وساطت اور "ایجنسی" کا قائل نہیں، وہ کسی ایسی محسوس اور مادی چیز کا روادار نہیں جس کو انسان اپنے فکر و خیال میں معبود کی طرح بسا کر اپنی ساری توجہ اور ہمت و قوت اس پر مرکوز کر دے اور اس کے دامن سے وابستہ ہو جائے اس میں نہ تو واسطوں کی گنجائش ہے نہ مظاہر کی، نہ تصویروں کی نہ بتوں کی، نہ یہاں پادری اور پروہت کے قسم کا کوئی طبقہ پایا جاتا ہے نہ کاہنوں اور مجاوروں کے طرز کی کوئی جماعت۔

اللہ تعالیٰ کا صاف ارشاد ہے۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (سورۂ بقرہ: ۱۸۶)

اور جب آپ سے میرے بندے میرے باب میں دریافت کریں تو میں تو قریب ہی ہوں، دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے پس (لوگوں کو) چاہیے کہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں عجب نہیں کہ ہدایت پا جائیں۔

ایک مشہود کی ضرورت جو شوق و تعظیم کا مرکز بن سکے

لیکن فطرت انسانی، فطرت انسانی ہی ہے، ایک ایسی چیز کی جستجو اور آرزو ہر بشر کی سرشت میں داخل ہے جس کو وہ اپنی ان مادی آنکھوں سے دیکھ سکے اس کے ذریعہ اپنے جذبۂ شوق کی تسکین کر سکے، اور قرب و وصال اور تعظیم و تسلیم کے اس شدید تقاضے کی آسودگی کا سامان کر سکے جو ہمیشہ سے اس کے خمیر میں ہے۔

شعائر اللہ اور ان کی حکمت

اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ ایسی ظاہری اور محسوس چیزیں مقرر کی ہیں جو اس کی ذات اقدس کے ساتھ کچھ خصوصیت رکھتی ہیں، اسی کی طرف منسوب ہیں، اسی کی کہلائی جاتی ہیں اور ان پر اس کی رحمت کی اس قدر تجلی اور عنایت کی ایسی نظر ہے کہ ان کو دیکھ کر ہی خدا یاد آتا ہے، اس کے علاوہ ان کے ساتھ بہت سے ایسے واقعات و معاملات اور اعمال و احوال وابستہ ہیں جو انسان کو اللہ تعالیٰ کی نشانیاں اور اس کے انعامات، اس کا دین توحید اور اس کے رسولوں کا جہاد اور صبر یاد دلاتے ہیں ان چیزوں کا نام اس نے "شعائر اللہ" رکھا، ان کی تعظیم اپنی تعظیم قرار دی اور ان میں کوتاہی اپنے حق میں کوتاہی کے مرادف بتایا اور انسانوں کو اس کی اجازت بلکہ دعوت دی کہ اس کے ذریعہ وہ اپنی پوشیدہ و مستور محبت اور مشاہدہ و قرب کے فطری جذبہ کو تسکین دیں اور اپنی آسودگی کا سامان کریں۔

ارشاد ہے۔

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ (سورۂ حج - ۳۲)

یہ بات ہو چکی اور جو کوئی (دین) خدا کی یادگاروں کا ادب رکھے گا سو یہ (ادب) دلوں کی پرہیزگاری میں سے ہے۔

دوسری جگہ آتا ہے،

ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۝ (سورۂ حج - ۳۰)

یہ بات ہو چکی اور جو کوئی بھی اللہ کے محترم احکام کا ادب کرے گا سو یہ اس کے حق میں اس کے پروردگار کے پاس بہتر ہوگا۔

انسان کی فطرت میں عشق و محبت کا عنصر

انسان نہ صرف عقل محض ہے نہ مجبور محض، جو کسی قانون اور طاقت کے سامنے بے دست و پا ہو، نہ وہ ایسا مشینی پرزہ ہے جو کسی خاص قانون اور پہلے سے مقرر کردہ نقشہ کے مطابق ایک دائرہ میں گردش کرتا رہتا ہے، وہ عقل بھی ہے، دل بھی، ایمان بھی ہے اور وجدان بھی، اطاعت بھی ہے اور محبت بھی، اور اسی میں اس کی عظمت و شرافت، اس کی طاقت و عبقریت، ذہانت و دقیقہ رسی، امتیاز و برتری اور ایثار و قربانی کا راز پوشیدہ ہے، اسی کی بدولت اس نے دشوار سے دشوار مسئلہ پر قابو پایا، محیر العقول کارنامے انجام دیئے، خارق عادت باتیں اس سے صادر ہوئیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسی کی وجہ سے وہ "امانت" اس کے حوالہ کی گئی جس سے آسمان و زمین اور پہاڑ سب معذرت کر چکے تھے اس شہپر کی مدد سے اس نے ان بلندیوں پر اپنا نشیمن بنایا جہاں مقرب فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں۔

حیوانات، نباتات اور جمادات کا کیا ذکر ہے؟

اس انسان کا اپنے رب کے ساتھ رشتہ محض قانونی اور عقلی رشتہ نہیں، جس کا دائرہ صرف واجبات ادا کرنے، احکام کی تعمیل کرنے، ٹیکس دینے اور اس کے بدلہ میں کچھ حقوق حاصل کرنے تک محدود ہو، یہ محبت اور پاکیزہ جذبات کا بھی رشتہ ہے یہ ایسا رشتہ ہے جس پر ذوق و شوق اور عشق و قربانی اور دل سوزی و بے قراری کا غلبہ ہونا چاہیے۔ اور

یہ صفر اس رشتہ میں اس طرح جاری و ساری ہونا چاہئے کہ کوئی عمل اس کے اثر سے خالی نہ رہنے پائے دین اس سے منع نہیں کرتا بلکہ اس کی دعوت دیتا ہے، اس جذبہ کو غذا پہونچاتا اور اس کو مزید قوت بخشتا ہے،

قرآن مجید کا ارشاد ہے کہ۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ (سورۂ بقرہ: ۱۶۵)

اور جو ایمان والے ہیں وہ تو اللہ کی محبت سب سے قوی رکھتے ہیں۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا پورا قصہ اسی محبت کی تصویر ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر یہ بیان کیا ہے کہ انھوں نے اپنے جگر کے ٹکڑے اور محبوب فرزند کی محبت کے گلے پر کس طرح چھری پھیری اور جب تک خدا نے ان کے صدق و اخلاص اور صبر و قربانی کو دیکھ نہ لیا انھوں نے چھری گلے سے نہ ہٹائی،

يٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۝ (سورۂ صافات ۱۰۴ تا ۱۰۶)

اے ابراہیم تم نے خواب کو سچ کر دکھایا، ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں بے شک یہ تھا بھی کھلا ہوا امتحان۔

مسلمان کو ان نمازوں کے بعد بھی جن کو وہ روزانہ پابندی کے ساتھ پڑھتا ہے۔ اس رمضان کے بعد بھی جس میں ہر سال روزے رکھتا ہے، اور اس زکوٰۃ کے بعد بھی جو مالک نصاب ہونے اور سال گزرنے پر وہ ادا کرتا ہے، ایک ایسی فصل یا ایسے موسم کی ضرورت تھی جس کو ہم عشق و محبت کی فصل اور جنون و شوریدگی کا موسم بہار کہہ سکتے ہیں، اور اہل جنوں، اور اہل وفا کی قبلہ گاہ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

امام غزالیؒ نے حج کی حقیقت اور روح کو (جس کو ایمان بالغیب اور مطلق امتثال امر سے تعبیر کیا جا سکتا ہے) بڑے عجیب اور بلیغ انداز میں بیان کیا ہے اور اپنے موئے قلم سے اس کی دلکش اور دل آویز تصویر کھینچ دی ہے۔ انھوں نے دین کے اس اہم رکن کے قلب و جگر میں اتر کر اس کی بہت اچھی تشریح کی ہے اور اس کے مغز اور جوہر کو ہمارے سامنے پیش کر دیا ہے جو بہت سے قدیم و جدید اہل فکر کی نظر سے رہ گیا تھا،

وہ لکھتے ہیں:۔

"اس (بیت اللہ کی) وضع اور شکل ایک شاہی دربار یا شاہی ایوان کی طرح ہے جہاں پر عشاق و اہل فراق ہر دشوار گذار اور دور دراز مقام سے افتاں و خیزاں، آشفتہ سر اور پراگندہ مو ہو کر پہونچتے ہیں، رب البیت کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے، اپنی حقارت کا احساس لئے ہوئے اس کی عزت و جلال کے سامنے اپنے کو فراموش کئے ہوئے اس علم و اعتراف کے ساتھ کہ وہ اس سے پاک اور بلند و برتر ہے کہ کوئی گھر اور چہار دیواری اس کو گھیر سکے، یا کوئی شہر اس کا احاطہ کر سکے تاکہ ان کی عبودیت و رقت اپنی انتہا کو پہونچ جائے اور اطاعت و انقیاد اور تسلیم و رضا میں کوئی کسر باقی نہ رہ جائے۔

دعائے مغفرت

دفتر نظامت ندوۃ العلماء کے محاسب جناب نور الاسلام صاحب کی بڑی بہن کا ۳۰ جنوری ۲۰۰۲ء کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۝ مرحومہ خدا ترس اور دیندار خاتون تھیں۔

تمام اہل تعلق اور قارئین تعمیر حیات سے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی درخواست ہے

مطالعۂ قرآن کے اصول و مبادی

از

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

فہم قرآن کے لئے ایک رہنما کتاب جو مندرجہ ذیل ابواب پر مشتمل ہے۔

- قرآن کا تعارف خود قرآن کی زبان سے • اعجاز القرآن • قرآن مجید اور آسمانی صحیفوں کا فرق • صحف سابقہ کی تحریفات پر تنبیہ • قرآن مجید کی ایک اہم پیشین گوئی • قرآن مجید کی چند دوسری پیشین گوئیاں • قرآن مجید کا ایک معجزہ ہدایت اور انقلاب ہے • قرآن مجید اور قدیم آسمانی صحیفے علم و تاریخ کی میزان میں • قرآن مجید سے استفادہ کے شرائط و موانع • وہ صفات جو قرآن مجید کے فہم و استفادہ کے لئے معاون ہیں۔
- تلاوت و تدبر قرآن کے چند واقعات اور نمونے • ایک تجربہ ایک مشورہ۔

یہ کتاب جو ہزاروں کتابوں سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

بہترین کتابت و طباعت۔ قیمت =/۴۰ روپے۔

تعلیم القرآن از مولانا محمد اویس نگرامی، آسان زبان میں قرآنی تعلیمات کا بیان

قیمت - =/۱۶ روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ناشر:-

مکتبۂ اسلام ۵۳/۱۷۲ محمد علی لین، گوئن روڈ لکھنؤ - ۲۲۶۰۱۸

لکھنؤ کے تبلیغی مرکز کی مسجد میں

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی صاحب کا بیان

۲۰ ستمبر بعد نماز مغرب بروز جمعرات مولانا کی مفصل گفتگو دین اور اس کی دعوت پر ہوئی۔ اس کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

حمد وثنا کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے صحیح دین کی دولت حاصل ہونے کو نعمت کہا ہے۔ اور واقعہ بھی یہی ہے کہ دین کی دولت، وہ دولت ہے جو آخرت کی نہ ختم ہونے والی اور ہمیشہ ہمیش کی زندگی میں آرام وراحت اور کامیابی کا ذریعہ بنتی ہے۔ دنیا میں آرام وراحت ملے اس کو نعمت کہا جاتا ہے۔ جب کہ دنیا کی زندگی چند سال کی ہے۔ اور آخرت کی زندگی طویل ترین اور ناقابل شمار ہے اس کا آرام وراحت ہی نعمت کہلانے کا مستحق ہے۔

اس طرح نعمت کا اصل تعلق دین سے ہے۔ عام طور پر لوگ کھانے پینے وغیرہ کی چیزوں کو نعمت سمجھتے ہیں۔ یہ چیزیں نعمت ہیں لیکن جب ان کے ساتھ دین ہو۔ ورنہ یہ چیزیں مطلوبہ اور پسندیدہ نعمت نہیں ہیں۔ ناپسندیدہ نعمت کے لئے قرآن کی زبان میں "نعمت" نون کے زیر سے کہا گیا ہے۔ پسندیدہ اور اصل نعمت کے لئے قرآن فرماتا ہے: واما بنعمۃ ربک فحدث۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ آپ کو جو نعمت حاصل ہے اس کو بیان کریئے۔ اس نعمت سے مراد دین کی نعمت ہے جو نون کے زیر سے ادا کی جاتی ہے۔

آپ لوگ یہاں جمع ہوئے ہیں۔ دین کو سیکھنے کے لیے۔ دین سننے کے لئے یہ قابل مبارک بھی ہے اور قابل مسرت بھی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرشتے ایسی مجلس میں آتے ہیں۔ آپ ذرا سوچئے کہ کتنے فرشتے یہاں موجود ہیں۔ یہ بات بڑی اہمیت کی ہے کہ ہمارے ساتھ فرشتے بیٹھے ہیں۔ ایسی ہی مجلس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور معافی کا اعلان کرتا ہے۔ یہ احادیث میں آیا ہے۔

دنیاوی نعمتیں جس میں جسمانی اور دنیاوی آرام حاصل ہوں وہ منع نہیں ہیں البتہ ان کے ساتھ دین ہونا چاہئے، یہ نعمتیں زندگی میں بہت ہیں۔ ان کا شمار مشکل ہے۔ بندہ اس کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ خود اللہ تعالیٰ نے اس کا راستہ بتادیا ہے کہ اپنے مالک کا احسان مانو۔ شکر ادا کرو۔ شکر بڑا عمل ہے۔ اور یہ دین کا اہم حصہ ہے۔ دین کیا ہے۔ ہر کام کو اللہ تعالیٰ کی رضا ومنشا کے مطابق کیا جائے، نیت اللہ تعالیٰ کی رضا کی ہو اور پیروی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو وہ حق ہے۔ وہ دین ہے۔ جو عمل اللہ تعالیٰ کی رضا ومنشاء کے مطابق نہ ہو وہ حق نہیں ہے، وہ دین نہیں ہے، وہ باطل ہے۔

دین کے اثر وبرکت سے دنیا بھی سدھرتی اور بنتی ہے۔ اور اس بات کی کوشش کہ دین قائم ہو، اس کو دعوت کہتے ہیں۔ اس میں دو فائدے ہیں۔ خود کی اصلاح ہوتی جاتی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ دوسروں کو دین کی طرف لایا جاتا ہے، اس میں اپنی اصلاح اصل ہے۔ اس کے لئے ایمان کو بڑھانا اور ایسا ایمان پیدا کرنا جو انسان کو چلائے یہ ایک ذمہ داری اور اصل کام ہے۔ یوں کوئی کسی کو ہدایت نہیں دے سکتا۔ کوئی کیا حیثیت رکھتا ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ دیا گیا "انک لاتھدی من احببت" ــــ آپ جس کو چاہیں اس کو ہدایت نہیں دے سکتے۔ داعی کا کام یہ ہے کہ وہ اندر کے ایمان کو ایسا ابھارے کہ طلب بڑھ جائے۔ توجہ بڑھ جائے۔ فکر پیدا ہوجائے۔ موقع دیکھ کر ایسی بات کہے جس سے اندر کے ایمان کا تار چھڑ

جائے۔ بس یہ ایک ذمہ داری ہے، جو ایک تعداد پر لازم ہے یہ ذمہ داری ہے کہ ایک مقدار میں دعوت کا کام ہو۔ کچھ لوگ ہوں جو ایک تعداد میں دعوت کا کام کریں۔ دعوت کا کام اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچاتا ہے، ملت کی حفاظت کرتا ہے، عربوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی اور استغفار کرنے والوں کی وجہ سے اللہ کا عذاب نہیں آیا، یہ قرآن نے کہا ہے۔ بعد میں آپؐ کے وجود کا بدل دراصل دعوت کا کام ہے۔ حدیث میں بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی بستیوں کو مواخذہ سے بچالے گا جو دعوت کا کام کرتی ہوں۔ ایک جماعت اتنی تعداد میں ہو جو اتنا دعوت کا کام کرے جس سے ضرورت پوری ہو۔ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر..... یہ ضروری ہے۔ دعوت کا کام نہیں ہوگا تو سب کا مواخذہ ہوگا۔ حدیث میں ہے کچھ لوگ چلیں گے کعبۃ اللہ کے انہدام کے لئے۔ راستہ میں، اللہ پکڑ لے گا۔ اور زمین میں دھنسا دے گا۔ حالانکہ ان لوگوں میں ایسے لوگ ہوں گے جن کا قصور نہ ہوگا۔ یہ سوال کیا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہاں تو ایسا ہی ہوگا مگر آخرت میں نیت اور مقصد کے مطابق حشر ہوگا۔

دعوت کے کام سے بڑا فائدہ ہے۔ ہماری عبادت ناقص ہے۔ اس میں بہت کمیاں ہیں۔ مگر کسی کے ذریعہ کوئی نماز پڑھنے والا ہوگیا تو اس کو تو اجر ملے گا۔ مگر اس کو بھی ملے گا جس کے کہنے سے اس نے نماز اختیار کی اور اچھی نماز کا اجر ملے گا۔ آپ سوچئے مولانا الیاسؒ کو کتنا ثواب ملتا ہوگا۔ لاکھوں کے اعمال کا اجر وثواب ملتا ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا ثواب ملے گا۔ آپؐ تو سارے نیکیوں کو وجود بخشنے والے ہیں۔ یہ دعوت کے کام کا خاصہ ہے۔

مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑا کام کیا۔ ایک ایسا راستہ ہموار کیا جس سے دعوت کا کام سب لوگ کرسکیں۔ پہلے جو راستے ہموار ہوئے وہ علماء کے ساتھ مخصوص تھے۔ اس میں "نکلنے" پر زور دیا جاتا ہے تاکہ جذبہ تربیت پائے۔ تقریر سے جو جذبہ قائم ہوتا ہے وہ ماحول نہ ملنے سے ختم ہوجاتا ہے۔ مسلمانوں کے عہد اول میں اہل اللہ کا وعظ بڑا مؤثر ہوتا تھا۔ دلوں پر ایسا اثر ہوتا تھا کہ اس سے بعض لوگوں کا جنازہ نکلا۔ ضرورت تھی کہ جذبہ کی تربیت کا انتظام کیا جائے۔ آج کل آدمی ان باتوں سے دور ہوتا چلا جارہا ہے، تبلیغ کے اس کام سے بہت اثر ہوتا ہے۔ اس ماحول میں تربیت ہوتی ہے، یہ جو لوگوں میں تبدیلیاں آئیں اس کی وجہ دعوت کے لئے "نکلنا" ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ ایک آدمی جو بگڑا ہوا تھا ۹۹ قتل کرچکا تھا۔ اس میں فکر پیدا ہوئی وہ ایک بزرگ کے پاس گیا۔ اور اپنی حالت بتائی۔ انھوں نے کچھ ایسا کہا جس سے اس کی رگ بھڑک اٹھی۔ اور اس نے ان بزرگ کو بھی قتل کردیا۔ اب یہ سو کا قاتل ہوگیا۔ مگر دل میں جو بات پیدا ہوئی تھی اس نے پھر آمادہ کیا اب وہ کسی اور سے ملا ان عالم سے کہا کہ ہماری بچت کا کوئی راستہ ہے۔ انھوں نے سمجھ کر اس سے فرمایا کہ جو توبہ کرلے اللہ تعالیٰ اس کو معاف کردیتا ہے۔ اب تم توبہ کرلو۔ اور یہاں سے دوسری جگہ چلے جاؤ۔ اس کو پرانی بستی سے نکالا تاکہ اس کا جذبہ نئے ماحول میں تربیت پائے۔ اب وہ چلا۔ راستہ میں موت کا وقت آگیا۔ دونوں طرح کے فرشتے آگئے۔ ایک وہ جو اچھے لوگوں کی روح قبض کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ جو خراب لوگوں کی روح قبض کرتے ہیں۔ دونوں نے کہا ہم روح قبض کریں گے۔ اس پر اللہ سے دریافت کیا۔ اللہ نے کہا دونوں طرف کی زمین ناپو جو کم ہو اس کی طرف کے لحاظ سے فرشتے عمل کریں، دوسری طرف اللہ نے اچھے رخ کی زمین کو حکم دیا کہ تم سکڑ جاؤ وہ سکڑ گئی، زمین ناپی گئی اچھے رخ کی زمین کم نکلی لہذا نیکی کرنے والے لوگوں کی روح قبض کرنے والے فرشتہ کو حکم دیا گیا کہ تم روح قبض کرو۔ اس توبہ اور نئے ماحول کی طرف بڑھنے کی وجہ سے اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔ خاتمہ اچھا ہوا۔

آپ لوگ قابل مبارکباد ہیں۔ قابل مسرت ہیں۔ آئے۔ دین کے لئے جمع ہوئے۔ یہ بڑی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول کرے۔ وآخر دعوانا الحمد للہ رب العالمین۔

ذکر و فکر

سلسلہ کے لئے ۱۰، ۲۵ دسمبر ۲۰۰۱ء کا شمارہ ملاحظہ فرمائیں۔

تو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے

از مولانا سید عبداللہ حسنی ندوی

(دوسری و آخری قسط)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت دائمی ہے قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو جو معجزہ عطا فرمایا وہ بھی ہمیشہ باقی رہنے والا ہے اور وہ قرآن ہے۔ آپ دس دفعہ کوئی کتاب پڑھیں گیارہویں دفعہ پڑھنے میں دل نہیں لگے گا۔ اور قرآن کریم سو سو مرتبہ، ایک ایک ہزار مرتبہ آدمی پڑھتا ہے لیکن ہر دفعہ نئی بہار، نئی لذت اور نیا مزہ محسوس ہوتا ہے،

میرے بھائیو! یہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ہم کو عطا فرمایا۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل ترین آدمی وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے، یہ جو ہمارے مدارس ہیں اصل میں قرآن پڑھنے اور پڑھانے کے لئے ہی قائم کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کا جو مقام ہے وہ سب سے اعلیٰ و ارفع ہے، پھر اس کے علاوہ اور علوم بھی ہیں جو انسانیت کے لئے نافع بھی ہیں اور ضروری بھی ہیں خواہ وہ انجینئرنگ یا ڈاکٹری یا اس کے علاوہ دنیا کے علوم ان کو اپنی ضرورت کے مطابق دنیاوی حیثیت سے پڑھنا ضروری ہوگا۔ مثلاً بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مسلمان ڈاکٹر یا نرس کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اور کوئی مسلمان نرس یا ڈاکٹر نہیں تو وہاں ڈاکٹری پڑھنا ہوگا۔ علم بہر حال ہر اعتبار سے علم ہے، لیکن تنہا علم کافی نہیں۔ اس کے لئے قرآن میں فرمایا گیا۔ "اِقْرَاْ" "پڑھو، سب کچھ پڑھو، لیکن بِاسْمِ رَبِّكَ "اپنے پروردگار کے نام کے ساتھ پڑھو۔ آج امریکہ میں، یورپ میں جرمن اور جاپان میں کالجز کی بھرمار ہے لیکن ان کا علم ان کو نفع نہیں پہونچا رہا ہے ان کا علم ان کے لئے نقصان دہ ثابت ہوا ہے اس لئے کہ وہ اس علم سے بم بنا رہے ہیں، اس علم سے وہ زہریلی گیس تیار کر رہے ہیں، اس علم سے وہ اخلاق کو برباد کر رہے ہیں۔ اس علم سے انسانیت کو تباہ کر رہے ہیں۔ اس علم سے انھوں نے پوری کائنات کو بارۂ بچۂ اطفال بنا ڈالا۔ علم ہے ان کے پاس مگر وہ علم ان کے لئے سانپ بن گیا ہے

علم را بر تن زنی مارے بود
علم را بر دل زنی یارے بود

علم اگر جسم کے لئے استعمال کیا جائے گا تو سانپ بن جائے گا۔ اگر دل کے لئے استعمال کیا جائے گا تو یار بن جائے گا۔ علم اپنے اعتبار سے بلند ہے مگر علم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اللہ کے نام کے سائے میں ہو۔ اس کو یوں سمجھ سکتے ہیں کہ اللہ نے آپ کو دیکھنے کے لئے آنکھ عطا فرمائی، دیکھنے کی صلاحیت دی اگر آدمی آنکھیں بند کرے تو کتنا ہی دیکھنے والا ہو نہیں دیکھے گا جو قوت بصارت ہے وہ عقل ہے اور آنکھ یہ علم ہے آپ نے عقل کا استعمال علم کے ساتھ نہیں کیا آنکھیں کھولیں اور غور کرنا شروع کیا تو اندھیرا چھایا ہوا رہے گا۔ ہزار آنکھیں ہوں تو بیکار ہیں۔ اسی طرح آپ کے پاس علم بھی ہے عقل بھی ہے لیکن اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ اس لئے دیکھ کچھ نہیں رہے ہیں۔ تو اس کے لئے شریعت کے سورج کی ضرورت ہے۔ اگر یہ سورج شریعت کا نہیں ہے تو آپ کو کچھ سجھائی نہیں دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطا فرمائی اور اگر علم بھی حاصل کرے تو اس کو علم بھی مل جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کو شریعت حاصل نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین سے واقفیت نہیں تو قوت بصارت اس کے لئے فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتی، اس لئے علم بھی ہو، مدرسے بھی ہوں، کالجز بھی ہوں۔ یونیورسٹیاں بھی ہوں، مراکز علمیہ بھی ہوں لیکن ان سب کا تعلق اللہ کے نام کے ساتھ ہو، رسول اللہؐ کی شریعت سے ہو تو وہ علم نافع ہوگا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ ڈاکٹر کو ڈاکٹر اس لئے بنایا گیا کہ اپنی ڈاکٹری سے انسان کو نفع پہنچائے پیٹ میں یا سر میں درد ہوا ڈاکٹر کے پاس گئے حال بتایا۔ اس نے دوا دے دی، آپ سے ہمدردی کا معاملہ کیا، دوا بھی سستی دی، درد بھی ماشاء اللہ جاتا رہا، آپ نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب بڑے صاحب اخلاق ہیں۔ آپ ایک دوسرے ڈاکٹر کے پاس گئے۔ اور دردسر کی شکایت کی اس نے کہا کہ آپ ذرا (X-RAY) کرالیں، ایکسرے کی مشین خود لگا رکھی ہے، ذرا بلڈ بھی ٹسٹ کرالیجئے میں لکھے دیتا ہوں الٹرا ساؤنڈ بھی ہو جائے

تو زیادہ اچھا ہوگا تاکہ معلوم ہو جائے کہ اندر کیا بیماری ہے؟ اب وہ نسخہ جو پانچ روپئے میں ہو سکتا تھا وہ اس نے پانچ ہزار روپئے میں بنا دیا، ایک روپئے کی ایک گولی دے دی شفا ہوگئی، معاملہ ختم ہو گیا، اب یہ ڈاکٹر نہیں بلکہ ڈاکو ہے۔ اس نے علم کا مقصد فوت ہو گیا۔ ڈاکٹری کا علم اس لئے دیا گیا تھا کہ انسان کو نفع ہو اور اس کی جسمانی پریشانیاں دور ہوں۔ ایسے ہی انجینئرنگ کا مسئلہ ہے کہ اس کو پل بنانا ہے گھر کا نقشہ بنانا ہے۔ تو وہ پہلے آپ کی جیب دیکھے گا اس سے اندازہ لگائیے کہ علم تو اچھا ہے مگر ہم نے اگر اللہ کے لئے انجینئر بنا ہوتا، اللہ کے لئے ڈاکٹر بنا ہوتا تو سارے علوم نافع ہوتے مگر جب اللہ کیلئے نہیں رہا تو یہ انسانیت کے لئے ظلم و زیادتی کا ذریعہ بن گیا۔

ایک بات اور بھی ہے کہ اگر آپ کے سر میں یا پیٹ میں درد ہوتا ہے تو آپ نرسنگ ہوم بھاگتے پھرتے ہیں، ایک نرسنگ ہوم میں آرام نہیں تو دوسرے میں، دوسرے نہیں تو تیسرے میں جاتے ہیں، کیونکہ جا رہے ہیں آپ؟ فائدہ نہیں ہوا تو چھوڑ دیجئے نہیں! ایک ڈاکٹر کو نہیں چھوڑتے ہیں اور بورڈ دیکھتے ہیں کہ اگر اس میں لکھا ہے B.U.M.S. تو چھوٹا ہے۔ اگر B.U.M.M.S ہے تو کچھ بڑا ہے اور اگر M.B.B.S ہے تو کہتے ہیں، ہاں یہ ہے ڈاکٹر، یہ کان کا ماہر ہے، یہ آنکھ کا ماہر ہے، یہ پیٹ کا ماہر ہے اگر پیسے نہیں تو قرض لیا جا رہا ہے کیوں آخر؟ اس لئے کہ جسم کی اہمیت ہے، حالانکہ ہماری روح بیمار ہے اور کسی کو فکر نہیں۔ روح پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے تو ڈاکٹر نہیں بدلتے۔ یہاں ایک ڈاکٹر سے فائدہ نہیں ہو تو دوسرے کے پاس چلو۔ یہ شفاخانہ اچھا نہیں تو وہاں چلو، بڑی فکر ہے جسم کی اور عقیدہ خراب ہے۔ بیمار ہے تو مولوی نہیں بدلتے۔ اگر ایک مولوی نے غلط گولی دے دی تو آپ اس کو بدل دیں مگر ظاہری شکل و صورت پر ایمان و عقیدہ قائم کر لیتے ہیں جبکہ اس نے آپ کو غلط گولی دیکر قتل کر دیا، دو چار کے پاس جاتے تو پتہ چل ہی جاتا کہ کون صحیح ہے کون غلط؟ کیوں نہیں جاتے؟ یہ اصل میں فکر کی بات ہے۔ اگر ہم کو فکر ہوتی اپنے عقیدہ کی، اپنے اخلاق کی، اپنے معاملات کی اپنی شریعت کی، اور اللہ کے بتائے ہوئے راستہ کی اور اپنے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی تو آدمی بھاگا بھاگا پھرتا ہے۔

قرآن کہتا ہے کیا تم کو عقل نہیں تھی، سوچتے کیوں نہیں؟ "لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ" اگر ہم سنتے ہوتے اور عقل کا استعمال کرتے تو جہنم میں نہ جاتے۔ یہاں تو عقل پر تالا چڑھا دیا جاتا ہے اور عقلیں کام نہیں کرتیں ایسا کیوں؟ جب عقل جسم کے لئے کھول رکھی ہے تو روح کے لئے کیوں بند کر رکھی ہے؟

میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں، ہمارے یہاں رائے بریلی میں ایک بہت بڑے بزرگ گذرے ہیں۔ حضرت شاہ علم اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ وہ بڑے سنت کے پابند تھے جب ان کا انتقال ہوا تو حضرت اورنگ زیبؒ نے خواب میں دیکھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا حضرت اورنگ زیب عالمگیرؒ گھبرا گئے۔ انھوں نے اس رات کی تاریخ لکھ لی اور جو خواب کی تعبیر دیتے تھے ان سے پوچھا کہ اس طرح کا خواب دیکھا، کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ انھوں نے تعبیر بتائی کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو سب سے بڑے متبع سنت بزرگ تھے ان کا انتقال ہو گیا ہے پتہ لگایا گیا تو معلوم ہوا کہ حضرت شاہ علم اللہ صاحبؒ کا انتقال ہو گیا ہے، میں کہتا یہ چاہ رہا تھا کہ ان کے پاس ایک صاحب آئے اور ایک سال تک ان کے پاس رہے، ایک سال رہنے کے بعد بیعت ہوئے انھوں نے کہا کہ میں ایک سال اس لئے رہا کہ دیکھوں کہ آپ سنت کی کتنی پابندی کرتے ہیں؟ آپ نے ایک سال میں ایک سنت بھی نہیں چھوڑی، اس لئے اب میں بیعت ہوتا ہوں۔ تو ہم کس طرح دیکھیں؟ جس کا بھی دامن پکڑنا چاہیں تو کتاب و سنت کو اٹھا کر دیکھ لیں۔ کہ اس کا عمل اس کے مطابق ہے کہ نہیں؟ قرآن پڑھ کر دیکھ لیں، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں ہیں ان کے مطابق اس کی زندگی ہے تو وہ سچا ہے اگر ان کے مطابق نہیں تو وہ کتنا ہی آسمان برابر اونچا پھرے سب بیکار۔ اس لئے کہ جناب رسول پاک علیہ السلام نے فرمایا۔ "تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ"۔ میں تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اس کو مضبوطی سے پکڑ لو گے تو گمراہ نہیں ہو گے؟ ایک اللہ کی کتاب، دوسرے رسول کا طریقہ یعنی میری سنت۔ یقیناً یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ ہمیشہ مناروں کی طرح قائم رہیں گی۔ اور ان کے ذریعہ راستہ معلوم ہوتا رہے گا۔ جو دیکھے ان کے بیچ سے چلا جائے آپ کتاب اور سنت کی روشنی میں دیکھ لیجئے، اور اس میں سب سے اہم چیز نماز ہے، چونکہ نماز ایسا معیار ہے کہ اچھے اچھوں کے بھرم کھل جاتے ہیں۔ جو منافق اور غلط قسم کے لوگ ہیں ان سے پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھی جاتی۔ اور پھر جو رہنما اور رہبر ہیں تو نماز نہ پڑھنے کا کیا مطلب؟ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم جو رہنماؤں کے رہنما، آقاؤں کے آقا اور قائدین کے قائد، رحمۃ للعالمین بخشے بخشائے اور سارے درجات بے نہائیں، سارے مراتب پر سر بلند تھے، ان کا حال تو یہ ہے کہ اتنی نمازیں پڑھیں کہ

پاؤں پر دم آجائے اور ان کے ماننے والے ایک وقت کی نماز نہ پڑھیں یہ کون سی بات ہوئی؟ جو نماز نہ پڑھے اس کو قائد کیسے بنایا جا سکتا ہے؟ پہلا معیار تو یہ ہے کہ نماز پڑھتا ہے کہ نہیں؟ اس کے بعد اور چیزیں دیکھئے۔ قرآن موجود ہے حدیث موجود ہے، اس میں سب لکھا ہوا موجود ہے۔ اس کو پڑھنے کے لئے ضرورت ہے علم کی۔ علم اتنا آجائے کہ موٹی موٹی باتیں تو سب ہی کو معلوم ہو جائیں۔ اس لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "طلب العلم فریضة علی کل مسلم" علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے چاہے مرد ہو یا عورت۔ چاہے بوڑھا ہو کہ جوان، چاہے بچہ ہو کہ ادھیڑ۔ چاہے دور کا ہو کہ قریب کا، اپنا ہو کہ غیر، اور جب اتنا علم حاصل ہو جائے گا۔ تو کوئی بڑا دھوکہ نہیں دے سکتا

حضور پاک علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا تھا۔ "کلکم من بنی آدم وآدم خلق من تراب" سارے انسان آدم کی اولاد ہیں، اور آدم مٹی سے بنائے گئے۔ یہ انسان اللہ کا کنبہ ہے اور اللہ کو تم میں سب سے زیادہ پیارا وہ لگتا ہے جو اس کے کنبہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانیت کے احترام کو بنانے کے لئے یہ طریقہ اختیار فرمایا کہ تم میں سب سے اعلیٰ وہ ہے جو انسان کی خدمت کرے۔ جب جانور کی خدمت کرنے سے بیڑا پار ہو سکتا ہے تو انسان کی خدمت میں تو نہ جانے کیا مقام حاصل ہو جائے گا! پھر اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اندر دو باتیں پیدا کی جائیں!

اول تو بندگانِ خدا سے محبت، دوسرے اللہ کا خوف اور خوف یہ ہے کہ وہاں حساب وکتاب پیش کرنے کی تیاری کی جائے۔

حضور پاک علیہ السلام نے ایک قصہ سنایا کہ تم سے پہلی امت میں ایک صاحب تھے، انھوں نے بہت غلط کام کئے تھے، لیکن ان کے اندر خدا کا خوف تھا۔ ان کے اندر اتنی بے چینی پیدا ہوئی کہ اپنے بیٹوں کو وصیت کی جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلا ڈالنا اور میری راکھ بکھیر دینا تاکہ اللہ تعالیٰ کی دسترس سے نکل جاؤں۔ اور اللہ تعالیٰ مجھ کو پکڑ ہی نہ سکیں، بہر حال ان کی وصیت کے مطابق جلایا گیا، راکھ بکھیر دی گئی۔ ان کو یہ نہیں معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ اس سے کہیں آگے ہے اللہ تعالیٰ نے ہواؤں کو حکم فرمایا کہ راکھ جمع کر دو، ایک لمحہ میں راکھ جمع ہو گئی، پھر فرمایا "کُنْ فَیَکُوْنَ" کھڑے ہو جا بندۂ خدا، وہ کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ اب تو تم میرے سامنے آگئے۔ اس نے بڑے ادب سے کہا کہ رب کریم! آپ ہی کے ڈر کے مارے یہ کیا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کو بھی ترس آگیا حکم فرمایا کہ اسے جنت لے جاؤ۔ یہ ہے اللہ کا خوف! اب تو رسول پاک علیہ السلام نے بتا دیا کہ جلاؤ کہ راکھ اڑاؤ، بہاؤ یا کہیں اور پہونچاؤ — پہونچو گے وہیں۔ اب تو یہ عقیدہ کا مسئلہ نہیں رہا۔ کیونکہ اس زمانہ میں لوگ جانتے نہیں تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔ اب اگر کوئی یہ کرے گا تو بات نہیں بنے گی۔ اب تو اللہ کا خوف ہونا چاہیئے اور ہاتھ جوڑ کر سچے دل سے معافی مانگنا چاہیئے کہ اے اللہ! میں بڑا سیہ کار، بڑا خطا کار، بڑا گناہ گار ہوں لیکن معافی مانگنے آیا ہوں، مجرم ہوں لیکن اقراری ہوں اور تجھ سے معافی کا طلبگار ہوں آپ تو اکرم الاکرمین اور ارحم الراحمین ہیں معاف فرما دیں۔ تو ان کو ترس آ ہی جائے گا۔ اور پھر صحیح راستہ پر اپنی زندگی کو ڈال دے۔ اللہ تعالیٰ نے ابھی توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب یہاں علم کا مرکز قائم کرنے کا ارادہ کر لیا گیا تو اب ہم میں سے ہر شخص اس میں لگ جائے اور جن لوگوں کو علم نہ آتا ہو وہ علم حاصل کریں اور جن کو پڑھنا نہ آتا ہو وہ پڑھنا سیکھیں۔

جناب رسول پاک علیہ السلام کے دربار میں ایسا نہیں تھا کہ صرف بچے ہی پڑھتے ہوں، وہاں بوڑھے بھی تھے، عورتیں بھی تھیں، بچے بھی تھے اور جوان بھی تھے اور جتنے طبقے تھے سب علم حاصل کرتے تھے اسی طرح ہم نے بچوں کے لئے انتظام کیا ہے مگر جو بوڑھے ہیں وہ بھی علم حاصل کریں اور اس کے لئے محنت کریں۔ اللہ تعالیٰ اس محنت کے طفیل میں ان کو عالم بنا کر اٹھائے گا۔ اس لئے کہ حدیث شریف سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو حفظ کرتا ہوا دنیا سے رخصت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو حافظ بنا کر اٹھائے گا۔ حدیث شریف میں آتا ہے،

"من سأل الشهادة بصدق بلغه الله منازل الشهداء وان مات علی فراشه"

جو شخص اللہ سے سچائی کے ساتھ شہادت مانگے گا اللہ تعالیٰ اس کو درجۂ شہادت عطا فرمائے گا اگرچہ وہ بستر ہی پر کیوں نہ مر جائے تو بندہ محنت میں لگ جائے اسی پر اللہ تعالیٰ محبوب فرما دیتا ہے۔

آپ نے وہ قصہ بھی سنا یا پڑھا ہوگا کہ ایک شخص ننانوے قتل کر کے توبہ کرنے چلا، ایک صاحب سے پوچھا جو عالم نہیں تھے کہ کیا میرے اس جرم کی توبہ ہے؟ انھوں نے اس کو دھتکار دیا اور کہا کہ کوئی توبہ نہیں۔ اس نے کہا کہ اچھا پھر پورے سو ہی کیوں نہ کر دیئے جائیں، اٹھا اور اس کو بھی قتل کر دیا۔ لیکن دل میں ایک کھٹک تھی ایک دوسرے صاحب کے پاس پہونچے جو عالم تھے ان سے کہا کہ میں نے سو قتل کئے کیا اس کی توبہ ہے؟ انھوں نے کہا بالکل توبہ ہے، مگر تم یہ کرو کہ جہاں

(باقی ۲۶ پر)

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

بیت اللہ شریف کا حج
ایک عظیم عبادت

محمد شاہد ندوی بارہ بنکوی

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے آخری اور تکمیلی رکن ہے۔ یہ ایک دینی فریضہ اور عظیم عبادت ہونے کی حیثیت سے اسی طرح کا فریضہ ہے جیسا کہ توحید کے بعد نماز روزہ اور زکوٰۃ۔ یہ تینوں فرائض اپنی اپنی جگہ نہایت باعظمت، جلیل القدر اور اہمیت کے حامل ہیں۔ لیکن حج کی فرضیت اور فضیلت اپنی جگہ مسلّم ہے۔ قرآن وحدیث میں حج کی ادائیگی کے بارے میں بڑی تاکید آئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ

(آل عمران۔۹۷)

"اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔"

اس آیت کے اندر حج کی فرضیت کے ساتھ اخلاص نیت اور شرط فرضیت (استطاعت) کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس پر متنبہ کیا گیا ہے کہ جو شخص حج کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے یا باوجود حج کی استطاعت رکھتے ہوئے حج نہ کرے اور انتقال کر جائے تو وہ کافروں کے مشابہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص ایسی سواری اور زاد راہ کا مالک ہے کہ اس کو بیت اللہ تک پہنچا سکتا ہے اور اس نے پھر بھی حج نہیں کیا تو اس کے یہودی یا نصرانی ہو کر مرجانے میں کچھ فرق نہیں۔

قرآن وحدیث کے ان ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حج کا نہ کرنا گویا کفر کرنا، اسلام سے رشتہ ناطہ توڑ دینا یا اسلام سے بے تعلق ہو جانا ہے۔ اس لئے ہر صاحب حیثیت حج کی استطاعت رکھنے والے مسلمان پر لازم ہے کہ وہ زندگی کی پہلی فرصت میں اخلاص کے ساتھ ادائے فریضہ اور تعمیل ارشاد کی نیت سے ضرور حج کر کے اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی اور خوشنودی حاصل کرے۔ نام ونمود اور شہرت وغیرہ مقصود نہ ہو۔ اور توجہ اس بات پر بھی ہو کہ مال حلال سے حج کرے اور حرام مال سے اجتناب کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پاک مال ہی کی عبادت قبول کرتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حاجی حلال مال سے حج کے لئے روانہ ہو کر "لبیک اللھم لبیک" کہتا ہے تو آسمانوں سے یہ ندا آتی ہے۔ لبیک وسعدیک تیرا مال حلال، تیرا توشہ حلال، تیری سواری حلال اور تیرا حج مقبول ومبرور ہے۔ جس میں کوئی گناہ اور برائی نہیں ہے۔ اور جب کوئی مال حرام سے حج کے لئے روانہ ہو کر لبیک کہتا ہے تو آسمانوں سے ایک ندا آتی ہے لا لبیک ولا سعدیک تیرا توشہ حرام، تیرا نفقہ اور سفر خرچ حرام اور تیرا حج گناہ اور معصیت میں ملوث ہے اس لئے تیرا حج اللہ کے یہاں مقبول نہیں ہو سکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب حاجی پاک مال کے ساتھ حج کو روانہ ہوتا ہے اور اپنی سواری کی زین پر اپنا پیر رکھ کر "لبیک اللھم لبیک" کے الفاظ سے پکارتا ہے تو آسمانوں سے ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے لبیک وسعدیک۔ تیرے لئے حاضری اور سعادت ہے۔ تیرا توشہ حلال اور تیری سواری حلال اور تیرا حج مقبول ومبرور ہے، جس میں کوئی گناہ اور معصیت نہیں ہے اور جب حرام مال سے کوئی حج کے لئے نکلتا ہے پھر سواری کی زین پر پیر رکھ کر "لبیک" کہتا ہے تو آسمانوں

سے ایک پکارنے والا پکار کر کہتا ہے لاالہیک ولاسعدیک تیرے لئے نہ حاضری ہے نہ سعادت ہے تیرا توشہ حرام، تیرا نفقہ اور مال حرام اور تیرا حج گناہ و معصیت میں ملوث ہے جو کبھی قبول نہیں ہوسکتا ہے۔ (الترغیب والترہیب)

حج کی حقیقت اور فرضیت

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ حج کی حقیقت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

"حج کی حقیقت یہ ہے کہ صالحین کی ایک بڑی جماعت ایک خاص زمانہ میں جمع ہو اور ان لوگوں کا حال یاد کرے جن پر اللہ تعالیٰ کا انعام ہوا مثلاً انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اور اس جگہ جمع ہوں جہاں اللہ کی نشانیاں موجود ہیں جہاں ائمہ دین اور صالحین امت شعائر اللہ کی تعظیم میں شرمسار ہوکر گڑگڑاتے، روتے ہوئے خیر و بخشش کے طالب اور کفارۂ سیئات کے امیدوار بن کر آئے ہیں، اس لئے کہ جب ہمتیں اس کیفیت کے ساتھ جمع ہوتی ہیں تو رحمت و مغفرت کے نزول میں تخلف نہیں ہوتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شیطان اس قدر حقیر، راندۂ درگاہ، ذلیل و خوار اور غصہ سے جلا ہوا کسی دن نہیں ہوتا جتنا کہ عرفہ کے دن"۔

"اسلام میں حج ۹ھ میں فرض ہوا اس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحجاج بنایا اور تین سو صحابہؓ نے ان کے ہمراہ حج کیا تاکہ سب کو حج کرائیں ان کے بعد حضرت علی مرتضیٰؓ کو روانہ کیا کہ وہ سورۂ برأت کا اعلان کریں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حج کرایا اور علی مرتضیٰ نے سورۂ برأت کی چالیس آیتوں کو مع ان کے احکام کے پڑھ کر سنایا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کے اندر داخل ہونے نہ پائے گا اور کوئی شخص برہنہ ہوکر خانۂ کعبہ کا طواف نہ کرسکے گا۔ (رحمۃ للعالمین ج ۱ ص ۵۷)

حج کی فضیلت

استطاعت کے باوجود حج کا فریضہ ادا نہ کرنے پر جہاں ایک طرف وعید اور انذار ہے وہیں اس کی ادائیگی پر حدیث شریف میں بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے حج کیا اور اس میں جماع، فحش باتوں اور گناہوں سے بچا رہا تو وہ ایسا پاک ہوکر لوٹتا ہے جیسا کہ وہ پیدا ہونے کے وقت بالکل پاک صاف و بے گناہ تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو حاجی سوار ہوکر حج کرتا ہے اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو پیدل حج کرتا ہے اس کے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حرم کی نیکیوں میں سے لکھی جاتی ہیں۔

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ حج میں خرچ کرنے کا ثواب جہاد میں خرچ کرنے کے برابر ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان ہوں اور حج مبرور کی جزا صرف جنت ہے۔

حج مبرور کیا ہے

حج مبرور خالص اور مقبول حج کا نام ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جہاد کو بہت بڑی عبادت سمجھتے ہیں پس کیا ہم لوگ جہاد نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں۔ بلکہ عمدہ جہاد حج مبرور ہے۔ (بخاری)

ایک اور حدیث میں ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ تمام عبادات میں کون سی عبادت زیادہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ عرض کیا اس کے بعد کون سی؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، عرض کیا گیا اس کے بعد کون سی ہے؟ آپ نے فرمایا حج مبرور۔ (بخاری)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حج مبرور یہ ہے کہ حج کرنے کے بعد دنیا سے بے توجہی اور آخرت کی طرف رغبت پیدا ہوجائے۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ "حج مبرور وہ حج ہے جس میں کوئی گناہ نہ ہو۔ علماء کہتے ہیں کہ اللہ کے یہاں مقبول حج ہی کا نام حج مبرور ہے بعض کہتے ہیں کہ جس میں نام ونمود اور دکھاوا نہ ہو وہ حج مبرور ہے۔ بہرحال حج کی جو بہترین اور اچھی قسم ہوسکتی ہے وہ حج مبرور ہے ہر مسلمان کو دعا اور کوشش کرنی چاہئے کہ اس کو اللہ تعالیٰ حج مبرور کی سعادت عطا

فرمائے (آمین) (حج و مقامات حج ص ۲۱)

بلاشبہ خانہ کعبہ کو اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کا قبلہ اور اپنا محترم و مقدس گھر قرار دیا ہے اسی لئے ان لوگوں پر جو لوگ وہاں حاضری کی استطاعت رکھتے ہوں زندگی میں ایک مرتبہ حاضر ہونا اور حج کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اس حاضری کے کچھ لازمی آداب بھی مقرر کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْـًٔا وَّ طَهِّرْ بَیْتِیَ لِلطَّآىِٕفِیْنَ وَ الْقَآىِٕمِیْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (سورہ حج ۲۶)

کہ شریک نہ کرنا میرے ساتھ کسی کو اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور کھڑے رہنے والوں اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک رکھو۔

بندہ کی بندگی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بندہ صرف اسی ایک اللہ کی عبادت کرے اس کے ہر حکم اور ہر پکار پر لبیک کہے اور حج کے تقریباً تمام ارکان (یعنی گھر سے نکلنا، سفر کرنا، بیت اللہ کے گرد طواف کرنا، صفاء و مروہ کے درمیان سعی کرنا، مکہ سے نکل کر منیٰ جانا۔ عرفات میں جمع ہونا۔ مزدلفہ میں ٹھہرنا، قربانی کرنا، روضہ اقدس کی زیارت کرنا، مسجد نبوی میں نمازیں ادا کرنا۔ وغیرہ) اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت ہی پر مشتمل ہوتے ہیں اور اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ ہم اللہ کے حقیقی بندے بنیں کہ بندگی اور کسی کے لئے نہ ہو یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا (سورۂ نور۔ ۵۵)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

نہ غرض کسی سے نہ واسطہ، مجھے کام اپنے ہی کام سے
تیرے ذکر سے، تیری فکر سے، تیری یاد سے، تیرے نام سے

روضہ اقدس پر حاضری

حج بیت اللہ مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور روضہ اقدس کی زیارت بارگاہ رسالت کا حق ہے ایک حق کو ادا کرنا اور دوسرے کی ادائیگی سے اعراض کرنا بارگاہ رسالت کی انتہائی ناقدری ہے جو بدترین ظلم ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی۔ (فضائل عن ابن عدی)

جس شخص نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

اور اگر حاجی نے زیارت بیت اللہ کے انعام کا مستحق ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"من حج الی مکۃ ثم قصدنی فی مسجدی کتب لہ حجتان مبرورتان"

جس شخص نے مکہ جاکر حج کیا، پھر میری مسجد میں میری زیارت کے لئے آیا اس کے لئے دو حج مقبول لکھے جاتے ہیں۔ (فضائل عن الدیلمی)

اس سے معلوم ہوا کہ زیارت بیت اللہ کے ساتھ روضہ اقدس کی بھی زیارت کرنا ضروری ہے۔

پھر پیش نظر گنبد خضرا ہے حرم ہے
پھر نام خدا روضہ جنت میں قدم ہے
محراب نبیؐ ہے کہ کوئی طور تجلی
دل شوق سے لبریز ہے اور آنکھ بھی نم ہے

چند مفید کتابیں

قرآنی افادات	=/140	از حضرت مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ
حدیث نبوی	=/100	از حضرت مولانا عبدالحی حسنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ
علمی روحانی تحفے	=/20	مولانا الیاس ندوی
المنہج الاسلامی العلمی	=/40	مولانا محمد الحسنی رحمۃ اللہ علیہ
مجموعی قیمت	Rs. 300/=	

Rs.250/= پیشگی بھیجنے پر مصارف رجسٹرڈ ڈاک بذمہ ادارہ

طابع و ناشر

محمد الحسنی ترسٹ رائے بریلی

اسٹاکسٹ:- ندوی بکڈپو پوسٹ باکس ۹۳ ندوۃ العلماء لکھنؤ

کیا امریکہ روس کی طرح بکھر جائے گا؟

(تیسری قسط)

امریکہ غلامی کے شکنجے میں

نذر الحفیظ ندوی

تسلسل کے لئے ۱۰ر و ۲۵ دسمبر ۲۰۰۱ء کا شمارہ دیکھیں

''امریکہ کی سو سالہ تاریخ کا مطالعہ یہی بتاتا ہے کہ یہودیوں نے میڈیا، بینک اور گرجا گھروں پر قبضہ کر کے پوری مسیحی دنیا خصوصاً امریکیوں کے دل و دماغ میں یہ عقیدہ راسخ کرنے میں زبردست کامیابی حاصل کر لی ہے کہ حضرت عیسیٰ اس وقت تک دنیا میں نہیں آئیں گے جب تک کہ اسرائیل قائم اور پوری دنیا پر اس کی حکومت نہ ہو جائے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ بھی اصلاً یہودی تھے۔ ایک مشہور سینیٹر کا عقیدہ ہے کہ ''امریکہ پر اب تک رحمت کی جو بارش ہوتی رہی ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ ہم نے (امریکہ) یہاں کی سرزمین پر بسنے والے یہودیوں سے مہمان نوازی کا سلوک کیا۔ ہم پر رحمت نازل ہوتی رہے گی کیونکہ ہم نے ہمیشہ اسرائیل کا دفاع کیا ہے، ہم پر رحمت نازل ہوتی رہی ہے اس لئے کہ ہم نے اسرائیل کا حق اس سرزمین پر تسلیم کیا ہے''۔ ایک دوسرا سینیٹر کہتا ہے کہ میرے خیال میں امریکہ بنی اسرائیل کو پشت دکھانے کے بعد زندہ نہ رہ سکے گا، خدا تعالیٰ اقوام عالم کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرتے ہیں جیسا وہ اقوام یہودیوں سے روا رکھتے ہیں۔

امریکی سینیٹر پال فنڈلے کا یہ تأثر ہے کہ بہت سارے امریکی عیسائی (قدامت پرست اور سواد اعظم) اسرائیل کی حمایت کو مذہبی فریضہ مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ۱۹۴۸ء میں اسرائیل کا قیام بائبل کی پیشین گوئی کے مطابق تھا، عام طور پر عیسائیوں کے بڑے فرقے خصوصاً پروٹسٹنٹ اپنے مذہبی رجحانات کی بدولت اسرائیل نواز رویہ رکھتے ہیں۔''

عربی کا مقولہ ہے کہ ''مَنْ اَعَانَ ظَالِماً فقد سُلط علیہ'' جو کسی ظالم کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس ظالم ہی کو اس کے خلاف مسلط کر دیتا ہے۔ امریکہ کی سو سالہ تاریخ کے جائزہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام امریکی صدور نے ہمیشہ اپنا مشیر و معاون ان لوگوں کو بنایا جن کی قومی تاریخ رسوائیوں اور ظلم و زیادتیوں سے بھری ہوئی ہے اور قرآن نے جنھیں اپنے معجزانہ اسلوب میں مغضوب علیہم سے تعبیر کیا ہے اور ہر مومن کے لئے لازمی قرار دیا ہے کہ وہ نمازوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے ہوئے ایسی قوم کے انجام سے بچنے کی دعا مانگے۔ اس لئے کہ اس قوم نے اللہ کے نبیوں اور رسولوں کو ناحق قتل کر کے پوری انسانی تاریخ میں قیامت تک کے لئے اپنے کو خدائی لعنت اور غضب کا مستحق بنالیا، یہی قوم ہمیشہ کی طرح اس دور میں بھی اپنی انسانیت دشمنی کی مہم کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ جب ایسے ظالموں کو اپنا مشیر و معاون بنایا جائے گا اور ہر طرح ان کی مدد اور سرپرستی کی جائے گی تو اس کا لازمی نتیجہ یہی نکلے گا کہ اس ظالم کو ان لوگوں پر مسلط کر دیا جائے گا جو اس کے ظلم میں معاون اور شریک تھے۔

اس سازشی گروپ کے پنجے میں امریکی بھیڑیں کس طرح گرفتار ہیں اس کا اندازہ مشہور امریکی سینیٹر پال فنڈلے کی شہرہ آفاق کتاب THEY DARE TO SPEAK OUT کے مطالعہ سے ہوتا ہے جس میں انھوں نے امریکی زندگی کے ہر شعبہ میں (سرکاری و غیر سرکاری اداروں) ان ظالموں کے لمبے اور طاقتور

ہاتھ کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ڈھائی فیصدی سے بھی کم میں ہونے کے باوجود ان ظالموں نے پوری ریاستہائے متحدہ امریکہ کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے اور عملاً وہی اس کے حکمراں بن بیٹھے ہیں۔ کوئی امریکی صدر ان کے چشم و ابرو کے خلاف بولنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ امریکی کانگریس کے ارکان اور سیاسی پارٹیوں کے ممبران ان کے خلاف لب کشائی کریں۔ پال فنڈلے کے الفاظ میں ''امریکی صدر و نائب صدر، وزیر خارجہ و دفاع'' سب کا یہ حال ہے کہ جب بھی مشرق وسطیٰ کے بارے میں کوئی بیان دینا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے یہودیوں کی سب سے بڑی منظم ترین، مضبوط ترین اور مؤثر ترین گروپ AIPAC کے صدر کی طرف دیکھتے ہیں، امریکی کانگریس کی بیشتر تجاویز جو مشرق وسطیٰ کی پالیسی پر اثر انداز ہوتی ہیں وہ یا تو ایپاک کی منظور شدہ ہوتی ہیں یا پھر انہی کی تجویز کردہ۔ ایک ممتاز

سینیٹر فلبرائٹ نے یہودیوں کے غیر معمولی اثر و رسوخ پر تنقید کرتے ہوئے ایک ٹی وی پروگرام میں کہا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا مشرق وسطیٰ میں دہشت گردی جاری رکھنے میں بہت بڑا ہاتھ ہے، فلبرائٹ نے کہا کہ امریکہ اسرائیل کو پر امن تصفیہ کرنے کے لئے مجبور کرنے میں ناکام رہا ہے، کیونکہ سینیٹ کی تقریباً اسی فیصد اکثریت اسرائیل کی غیر مشروط حمایت کرتی ہے۔

سینیٹر نے کہا کہ میں نے معاملہ کر لیا ہے وہ ہم کو الیکشن میں مدد دیں گے، اس کے بدلے ہم اسرائیل کے لئے مالی مدد کانگریس سے منظور کروائیں گے۔ ایک رپورٹر نے ایک دوسرے سینیٹر سے کہا کہ کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کی تجویز منظور ہو جائے گی، اس نے یقین سے کہا کہ میں اس کو پہلے ہی ایپاک سے منظور کروا چکا ہوں۔

ایک بار ایک امریکی ممبر نے خارجہ کمیٹی کو رازداری سے بتایا کہ وہ زیر غور بل میں اسرائیل کی مدد کم کرنے کی ترمیم پیش کریں گے۔ بیس منٹ کے اندر کانگریس کے دو ممبران پریشانی کے عالم میں اس ممبر کے پاس گئے کہ میرے پاس اپنے حلقوں کے ووٹروں کے فون آئے ہیں۔

ہر یہودی لابسٹ کا یہ فرض ہے کہ وہ تیس قانون ساز ممبروں پر نظر رکھے، ایپاک کے انیس افسران ہر ماہ اپنے صدر سے مل کر تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کرتے ہیں، ایک سو بتیس ممبران ہر ماہ اگزیکٹیو بورڈ کے ساتھ واشنگٹن میں جمع ہوتے ہیں۔

AIPAC اسرائیلی لابی کا ایک حصہ ہے لیکن اثر اندازی کے لحاظ سے یہ اہم ترین حصہ ہے۔ اس تنظیم کی دہشت زدہ کرنے والی قوت کا ذکر کرتے ہوئے نیویارک ٹائمز کا یہ جملہ بطور حوالہ درج کیا جاتا ہے کہ یہ تنظیم مضبوط ترین، منظم ترین اور مؤثر ترین گروپ ہے جو واشنگٹن میں خارجہ پالیسی پر اثر انداز ہوتا ہے کیونکہ یہ مختلف یہودی تنظیموں کی نمائندگی کا دعویدار ہے، اس کے ممبران کی تعداد پچاس ہزار ہے اور بجٹ ایک کروڑ ڈالر ہے۔ یہ تنظیم کس طرح امریکی حکومت کے کاموں میں مداخلت کرتی ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل واقعات سے لگایا جا سکتا ہے۔

اکتوبر ۱۹۸۳ء میں لبنان میں امریکی بحریہ کے فوجوں کی موجودگی کے خلاف امریکہ میں مخالفت کی لہر چلی تو صدر ریگن نے ایپاک کے صدر تھامس اے ڈائن کو مدد کے لئے واشنگٹن بلایا جنھوں نے اپنے زیر اثر ممبروں پر دباؤ ڈال کر صدر کی حمایت میں ووٹ ڈلوایا۔ اس طرح ریگن نے باقاعدہ ایپاک کے صدر کا شکریہ ادا کیا، ڈائن نے بھی صراحت کے ساتھ کہا کہ آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں گے تو ہم بھی آپ کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ ریگن انتظامیہ نے ایپاک کے ساتھ باہمی اتحاد کو نقطہ عروج پر پہونچا دیا جب بھی اسرائیل کے لئے مدد دینے کا مسئلہ پارلیمنٹ میں آتا ہے وہائٹ ہاؤس کا کنٹرول ایپاک کے ہاتھوں ہوتا ہے۔

۱۹۸۲ء میں لبنان کے صابرہ شتیلا کیمپوں میں اسرائیل نے ساڑھے سترہ ہزار فلسطینیوں کو قتل کر دیا تو پورے امریکہ میں ہنگامہ تھا۔ لیکن اس کے باوجود اسی مہینے میں ایپاک نے دباؤ ڈال کر اسرائیل کے لئے ساڑھے سات ارب ڈالر کی مدد امریکی کانگریس سے منظور کروالی۔ اس کے برعکس ریگن نے جب اردن کے لئے ایک کروڑ ڈالر کی مدد ۱۹۸۵ء میں منظور کرانی چاہی تو ۷۴ سینیٹرز نے مخالفت کی۔ نتیجہ

یہ ہوا کہ صدر ریگن نے یقینی شکست سے بچنے کے لئے کیا گیا وعدہ توڑ دیا اور اردن کے ساتھ تیس سالہ تعلقات پر اثر پڑ گیا، اکنامسٹ کے مطابق اس یہودی لابی کی طرف سے امریکہ کو صرف ایک سال میں بیس ملین ڈالر سے زیادہ کا نقصان اٹھانا پڑا۔ پال فنڈلے آخر میں لکھتے ہیں کہ ہمارے پاس اس کتاب کو پڑھ کر بے شمار خطوط اور ٹیلی فون آئے جس میں اس کتاب کے مندرجات سے اتفاق کیا گیا اور سب نے اس نقطہ نظر کو تسلیم کیا تھا کہ'' یہ کتاب اس تکلیف دہ حقیقت کی نشاندہی کرتی ہے کہ اسرائیل جو مدت مدید سے ہمارا ایک وفادار حمایتی سمجھا جارہا تھا وہ امریکہ کے نظریات اور خود امریکہ سے غداری کا مرتکب ہورہا ہے۔ اسرائیلی حکومت ہماری حکومت کی جاسوسی کرتی ہے۔ اور اعلاترین سطح پر ہمارے سیاسی اداروں اور افسروں کو بگاڑ کر ہمارے قومی سلامتی کے مفادات کو اپنے مفاد میں استعمال کرنے کے لئے نقصان پہونچاتی ہے کانگریس اور انتظامیہ اس غداری کو صرف نظر کرکے اسرائیل کو زیادہ سے زیادہ فوجی، اقتصادی اور سیاسی امداد مہیا کرتی چلی جارہی ہے، صرف اور صرف اسرائیل کے مفادات کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

پال فنڈلے نے اس کتاب میں اسرائیل کی مالی مدد کی فراہمی میں امریکی سینیٹروں کے جوش وخروش اور اسرائیل نوازی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دوسو پچاس ملین ڈالر کی فوجی امداد اسرائیل کو ایک نئے فوجی ہوائی جہاز کی ترقی دینے کے لئے دی گئی، جب کہ اس کی مخالفت میں کثرت سے بیانات آئے تھے کہ اس مدد سے امریکہ میں بے روزگاری پھیلے گی، اگر اس جہاز کو یہیں ترقی دی جاتی تو کم از کم چھ ہزار لوگوں کو ملازمت مل جائے گی۔ یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ امریکی ٹیکس دہندگان کی رقم سے امریکیوں کی مدد کے بجائے اسرائیل کی مدد کی جائے۔ ایک سینیٹر فلبرائٹ نے یہودیوں کے غیر معمولی اثر ورسوخ پر تنقید کرتے ہوئے ایک ٹی وی پروگرام میں کہا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا مشرق وسطی میں دہشت گردی جاری رکھنے میں بہت بڑا ہاتھ ہے، فلبرائٹ نے کہا کہ امریکہ اسرائیل کو پرامن تصفیہ کرنے کے لئے مجبور کرنے میں ناکام رہا ہے، کیونکہ سینیٹ کی تقریباً اسی فیصد اکثریت اسرائیل کی غیر مشروط حمائت کرتی ہے۔ امریکہ کے یہودی ہر امریکی صدر کو اپنے مشیروں کے ذریعہ گھیرے میں لینے کی کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ کھلم کھلا سودے بازی سے بھی نہیں چوکتے۔ سابق امریکی صدر جان ایف کینیڈی سے قبل اس کے کہ وہ ڈیموکریٹک پارٹی کی طرف سے صدارتی امیدوار بنیں، نیویارک کے یہودیوں نے کہا کہ ہم کینیڈی کو الیکشن لڑنے کے لئے بھرپور مالی مدد دیں گے بشرطیکہ وہ بطور صدر اگلے چار سال کے دوران انھیں مشرق وسطی میں پالیسی پر اجارہ داری دے دے، کینیڈی نے اس پیشکش کو توہین آمیز قرار دے کر مسترد کردیا۔ وہ اگرچہ امریکہ کا صدر بن گیا لیکن انسانیت کے قاتلوں نے اس کا کام تمام کرکے بشارہ سرحان (عرب) کو اس قتل کا ملزم بنادیا یہ بھی اسی زور وشور سے ہوا تھا جس طرح اوکلاھوما اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پنٹاگن کا پورا ملبہ عربوں پر گرادیا گیا ہے۔

امریکی صدر ہی نہیں وزارت خارجہ اور دفاع کے عہدوں اور نازک وحساس اداروں تک یہودیوں کی رسائی بلکہ ان پر گرفت اور اثر ورسوخ کی مثالیں دیتے ہوئے پال فنڈلے لکھتا ہے کہ پنٹاگن میں کوئی شخص پیشگی اطلاع اور خصوصی پہچان کے بغیر داخل نہیں ہوسکتا، اس عمارت کے اندر باہر ہر جگہ قدم قدم پر مسلح گارڈ دکھائی دیتے ہیں، پنٹاگن میں تمام راز جدید ترین ٹکنالوجی سے محفوظ رکھے جاتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ سارے راز اسرائیل کو حیرت ناک انداز میں پہنچادیئے جاتے ہیں۔ ایک امریکی سفیر کا بیان ہے کہ اگر مجھے وزیر خارجہ سے کوئی ایسی بات کہنی ہو جس کا اسرائیل

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ کوئی بھی بااختیار عہدیدار اسرائیل کے بارے میں کچھ بھی کاغذ پر لکھنے سے کتراتا ہے، اس لئے کہ انتہائی راز کی باتیں چند لمحوں میں یہودیوں کو معلوم ہو جاتی ہیں جو اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ واشنگٹن میں اسرائیلی سفارت خانہ تک پہنچادیں۔

کو علم نہ ہونا چاہئے تو مجھے انتظار کرنا ہوگا کہ میری اس سے ذاتی ملاقات ہوجائے اس لئے کہ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ کوئی بھی با اختیار عہدیدار اسرائیل کے بارے میں کچھ بھی کاغذ پر لکھنے سے کتراتا ہے، اس لئے کہ انتہائی راز کی باتیں چند لمحوں میں یہودیوں کو معلوم ہو جاتی ہیں جو اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ واشنگٹن میں اسرائیلی سفارت خانہ تک پہنچا دیں۔ میرے ایک یہودی دوست نے فون پر مجھے بتایا کہ مشرق وسطی کے بارے میں تم نے جو لمبی داستا ویز تیار کی تھی اور اس پر انتہائی راز کا جملہ لکھا ہوا تھا وہ فاش ہوچکی ہے۔ مجھے یقین نہیں آیا تو اس نے وہ دستاویز لفظ بہ لفظ سنادی۔ اگر کوئی اسرائیلی یہ خفیہ راز حاصل کرتے ہوئے پکڑا جاتا ہے۔ جو شاذونادر ہی ہوتا ہے تو اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوتی اس لئے کہ یہودی لابی نے اپنی سراغ رسانی کا جال امریکی انتظامیہ کے ان تمام حصوں تک پھیلا رکھا ہے جہاں اسرائیل کے بارے میں کچھ بھی طے ہوتا ہے۔ جب اسرائیل کسی امریکی اسلحہ کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے پنٹاگن سے بھی زیادہ محکمہ دفاع کے اسلحوں اور جنگی ساز وسامان کا علم ہوتا ہے مثال کے طور پر ۱۹۷۳ء میں عرب اسرائیل جنگ میں اسرائیل نے امریکہ سے خاص قسم کے ٹینکوں کا مطالبہ کیا تو براہ راست کارخانوں سے امریکہ نے یہ ٹینک اسرائیل کو بھیجے، بلکہ امریکی فوج کی ضرورت کو نظر انداز کرکے پہلائی کیے، اس موقع پر اسرائیل نے مطالبہ کیا کہ ۹۰ ملی میٹر کے گولے مہیا کئے جائیں، پنٹاگن نے کہا کہ ہمارے پاس اس طرح کے گولے موجود نہیں، اسرائیل سے معذرت کر دی گئی لیکن اسرائیلی کارندوں نے جزیرہ ہوائی کے فوجی ڈپو میں یہ اسلحہ ڈھونڈھ نکالا۔ اسرائیلی کبھی نفی میں جواب سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس کے نمائندے ہر وقت مطلوبہ فوجی ساز وسامان کی شاپنگ کے لئے لسٹ تیار رکھتے ہیں، کچھ ایسے بھی اسلحے ہوتے ہیں جو امریکہ ناٹو کو بھی مہیا نہیں کرتا، لیکن امریکی صدر اپنے خصوصی اختیار سے ایسے اسلحے اسرائیل کو مہیا کر دیتا ہے، حالانکہ وہ انتہائی خفیہ ہوتا ہے، وزیر دفاع کو بھی اس کا علم نہیں ہو پاتا۔ اسرائیل نے امریکہ کی جدید ترین فضا سے فضا میں مار کرنے والی میزائیلیں طلب کیں، پنٹاگن نے بار بار انکار کیا اور کہا کہ ابھی تک امریکی فوجوں کو بھی یہ میزائلیں مہیا نہیں کی گئی ہیں، یہ اتنی حساس ہے کہ امریکہ اس کے گم ہونے کا خطرہ مول نہیں لے سکتا، لیکن اس کے باوجود کارٹر نے پنٹاگن کے فیصلہ کو مسترد کرتے ہوئے یہ میزائل اسرائیل کو دے دئے۔ ایک بار کارٹر کے سکریٹری برائے دفاعی امور نے بڑی سختی سے کہا کہ اسرائیل نے جو ممنوعہ اسلحہ طلب کیا ہے ہم کبھی بھی اس کو نہیں دے سکتے۔ ہم ان حرامزادوں کے سامنے نہیں جھکیں گے، لیکن چند دنوں کے بعد سکریٹری دفاع مسٹر براؤن نے پنٹاگن کو فون کیا کہ اسرائیل نے آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے، فلاں فلاں سینیٹروں کے فون آئے ہیں کہ آپ اسرائیل کے ساتھ تعاون کیوں نہیں کررہے ہیں پھر براؤن نے ایک موٹی سی گالی یہودیوں کو دی اور کہا کہ اس انتہائی خفیہ اسلحہ کو جانے دو۔ پال فنڈلے پنٹاگن کے دربست پر موساد کے عمل دخل کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ محکمہ دفاع کے تمام سرکردہ افسروں سے ان کے گہرے تعلقات ہیں اور تمام کلیدی اور حساس عہدوں اور مراکز تک ان کی رسائی ہے۔ ان کے ساتھ پنٹاگن کے افسران اس طرح معاملہ کرتے ہیں جیسے وہ امریکی افسر ہوں، وہ جہاں چاہیں جاسکتے ہیں، جن فوجی مرکز اور اسلحوں کو دیکھنا چاہیں انھیں بلا روک ٹوک دیکھ سکتے ہیں، خفیہ فائلوں کی تصاویر لے سکتے ہیں۔ لیکن اگر پنٹاگن کے فوجی افسران اسرائیل جائیں تو ان کو ایک جگہ مقید کردیا جاتا ہے۔ آزادی کے ساتھ وہ اسرائیل میں گھوم پھر نہیں سکتے کہ فلسطینیوں کے حملے کا ہوا کھڑا کردیا جاتا ہے۔ تل ابیب میں امریکی سفارت اور اس کے تمام عہدیداروں کے دفاتر اور گھروں میں اسرائیل نے مائکرو فون نصب کررکھے ہیں، ان کی ساری گفتگو اور نقل وحرکت کی اطلاع اسرائیلی وزارت دفاع کو ملتی رہتی ہے۔ امریکی حکومت کے درو بست پر اسرائیل کس درجہ حاوی ہے اس کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ۸ر جون ۱۹۶۷ء کو بحر روم میں موجود امریکی بحریہ کا جہاز یو۔ ایس ایس لبرٹی پر اسرائیلی فضائیہ نے جان بوجھ کر تابڑ توڑ حملے کئے، اس حملے میں ۳۴ بحری اہلکار ہلاک ہوئے اور ۷۱ زخمی

ہوئے، جہاز کا انجن تباہ ہوگیا حالانکہ یہ جاسوس جہاز تھا، اس کا جھنڈا بھی تیز ہوا سے لہرا رہا تھا۔ لیکن اسرائیلی فضائیہ کے حملے اتنے شدید تھے کہ جہاز کی تباہی میں کوئی شک نہیں تھا، اس پر مزید حملے اسرائیلی تارپیڈو کشتیوں نے کئے تاکہ جہاز کسی طرح بچ نہ سکے لیکن اس سلسلے میں امریکی عوام کو اندھیرے میں رکھا گیا اور ان تک خبر پہنچنے سے پہلے امریکی حکومت کے افسران اس حملے کا ذکر ایسے لب و لہجے میں کرنے لگے جو اسرائیل کے لئے اطمینان بخش ہو یہودی تنظیم کے صدر نے جانسن سے ملاقات کی، پھر صدر نے بھی اس واقعہ پر پردہ ڈالنے کا حکم دے دیا اس حد تک اس کا اہتمام کیا گیا کہ سولہ سال گزرنے کے باوجود یہ قصہ عوام کی نگاہ سے اوجھل رہا اور جو افراد اس میں ہلاک ہوئے تھے ان کی بھی کوئی قدر نہ ہوئی۔ تحقیقاتی کمیٹی کے سامنے جہاز کے کپتان نے بتایا کہ ہماری تباہی کو دوسرا امریکی طیارہ بردار جہاز بحر روم میں دیکھ رہا تھا، اس کے عرشہ پر کھڑے طیارے فوری امداد دینے کی پوزیشن میں تھے، ان کا کام ہی یہ تھا کہ ہمارے جہاز پر کسی کا حملہ ہوتا ہے تو اس کو فنا کر دیں لیکن ۱۱ ستمبر کی طرح یہ ہوائی جہاز اور بحری بیڑہ بھی کوئی کارروائی تو کیا کرتے ہماری مدد بھی نہ کر سکے اس لئے کہ واشنگٹن کی اجازت درکار تھی اس علاقہ میں ۳۰ منٹ کے فاصلے پر ایک دوسرا طیارہ بردار جہاز یو۔ایس۔ایس امریکہ بھی تھا، جس کے کپتان کا کہنا تھا کہ ہم دیکھ رہے تھے، لیکن صدر جانسن کا کنٹرول بیحد کڑا تھا امریکی وزیر دفاع مسٹر میکنمارا کی آواز چھٹے بحری بیڑے کے ریڈیو پر سنائی دی کہ چھٹے بحری بیڑے کے ہوائی جہازوں کو فوراً واپسی کا حکم دیا جاتا ہے اس طرح ان ہوائی جہازوں کو اجازت نہیں دی گئی کہ اسرائیلی حملہ آور طیاروں پر حملہ کریں، کئی گھنٹوں کی اپیل کے بعد امدادی مشن کی صرف محدود اور وقتی اجازت دے دی گئی، عین اسی وقت اسرائیلی حکومت کے ایک فوجی افسر نے امریکی سفارت خانے کے فوجی اتاشی کو مطلع کیا کہ غلطی سے اسرائیلی جہازوں نے مصری جہاز سمجھ کر امریکی بحری بیڑے پر حملہ کر دیا جس کے لئے اسرائیل کو افسوس ہے۔

ہزاروں مثالوں میں سے یہ چند مثالیں ہیں جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس طرح یہودیوں کے شکنجہ میں امریکیوں کو کس لیا گیا ہے، اور وہ کس طرح پال فنڈلے کے بقول امریکیوں کی عزت خاک میں ملا رہے ہیں۔ ۱۱ ستمبر کے واقعات کو بھی بہت سے امریکی اسی زاویے سے دیکھ رہے ہیں، شواہد اور دلائل بھی یہی کہہ رہے ہیں، لیکن چور اتنی زور سے بول رہے ہیں کہ بے گناہوں کی آواز کوئی سننے کے لئے تیار نہیں، سارا ملبہ اسلام اور مسلمانوں پر گرایا جارہا ہے اگرچہ وقتی طور پر یورپ اور امریکہ میں مقیم مسلمانوں کو اس سے نقصان ہوا، ان کی مساجد پر حملے کئے گئے، ان کی خواتین کو تنگ کیا گیا لیکن اس شر سے اللہ تعالیٰ نے خیر کا پہلو اس طرح نکالا کہ سازش کرنے والوں کا منہ کالا ہو رہا ہے اور غیظ و غضب سے ان کے دل کباب ہو رہے ہیں۔ (جاری)

سوانح مفکر اسلام

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولاناؒ کی زندگی کا ایک جامع مرقع خود نوشت سوانح حیات "کاروان زندگی" کی ساتوں جلدوں کی بہترین تلخیص، اہم اور ضروری اضافوں کے ساتھ، امتیازی صفات و کمالات کا مؤثر تذکرہ، ہر داعی اور صاحب فکر کے لئے بہترین تحفہ ___ صفحات ۵۶۰ ___ قیمت صرف ۱۳۰ روپے

ناشر:

سید احمد شہید اکیڈمی دارعرفات رائے بریلی

اس کے علاوہ اکیڈمی کی مطبوعات کی فہرست درج ذیل ہے۔

(۱) سیرت رسول اکرمؐ — از: حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) اصلاح: — از: مولانا حکیم سید عبدالحی حسنیؒ

(۳) الهند فی العهد الاسلامی — از: مولانا حکیم سید عبدالحی حسنیؒ

(۴) اذاهبت ریح الایمان — از: حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) حدیث کی روشنی — از: مولانا سید بلال حسنی ندوی

مطالعہ و مشاہدہ

جو چھپے دل میں وہی تنکے لئے

اصل مسئلہ خدا سے بے خوفی کا ہے

امین الدین شجاع الدین

محض مقامی یا ملکی سطح پر نہیں بلکہ عالمی سطح پر مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو پہلی نظر میں ہی محسوس ہوئے بغیر نہ رہے گا کہ ہر طرف مسلمان مسائل میں گھرا ہوا ہے اور عام طور سے مسلمان ابتلاء و آزمائش کے دور سے گزر رہا ہے ایسی کیفیات سے اب نہ تو ایشیا کا مسلمان محفوظ ہے اور نہ ہی یورپ کا مسلمان مامون۔

ایک طرف تو بظاہر مایوس کر دینے والی یہ کیفیت لیکن دوسری طرف بقول مفتی تقی عثمانی یہ صورتِ حال کہ "اللہ تعالیٰ نے پوری امت مسلمہ کو مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک ایسی زنجیر میں پرو دیا ہے کہ اسلامی ملکوں کا ایک تار بنا ہوا ہے اور اللہ نے دنیا کے بہترین وسائل ان کو مہیا فرمائے ہیں، ان کے پاس وہ سرمایہ ہے جس پر دنیا رشک کرتی ہے ان کے پاس تیل ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بہتا ہوا سونا ہے، یہاں تک یہ مقولہ مشہور ہوگیا ہے کہ جہاں مسلمان ہوتے ہیں وہیں تیل ہوتا ہے، اس کے علاوہ بہترین انسانی وسائل اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائے ہیں اور آج مسلمان ساری دنیا کے بیچ و بیچ آباد ہیں۔ ان کے پاس جنگی حکمتِ عملی کے اعتبار سے وہ مقامات ہیں کہ اگر یہ ان کا صحیح استعمال کریں تو ساری دنیا کا ناطقہ بند کر سکتے ہیں ان کے پاس 'آبنائے باسفورس' ہے، ان کے پاس 'نہر سوئز' ہے، مسلمانوں کے روپے امریکہ کے بینکوں میں رکھے ہوئے ہیں، آج اگر مسلمان وہ روپیہ نکال لیں تو ان کی معیشت بیٹھ جائے۔ یہ ساری طاقتیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عطا فرمائی ہیں"

سوال یہ ہے کہ آخر ان وسائل کے باوجود مسلمان مسائل میں کیوں کر گھرے ہوئے ہیں اور مسائل بھی کون سے ۔۔۔۔ خوف و ذلت کی نفسیات میں مبتلا کر دینے والے مسائل ۔۔۔ ان کے پاس موجود مذکورہ وسائل نہ تو مسائل حل کر پا رہے ہیں نہ ذلت و رسوائی سے نکل پانے کا کوئی راستہ سجھائی دے رہا ہے۔ مسلمانوں کے دشمن ان کو تباہ کرنے کے لئے آپس میں ایک دوسرے کو اس طرح پکار رہے ہیں جس طرح دسترخوان پر کھانے کے لئے دعوت دی جاتی ہے۔

امت کو درپیش صورتِ حال کی کس قدر سچی تصویر کشی قرآن پاک کی اس آیت میں ملتی ہے:

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ (یہ شیطان ہے جو اپنے دوستوں سے ڈرا رہا ہے) پھر اسی آیت میں اس پریشانی کا حل اور اس پر قابو پانے کا نسخہ بھی بتایا جارہا ہے۔ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (تم ان سے کبھی مت ڈرنا، صرف مجھ ہی سے ڈرنا، اگر تم ایمان والے ہو)

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں امت کے مسائل پر غور کرنے والا غور کرے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس احکام خداوندی یعنی "صرف مجھ ہی سے ڈرنا" کا پاس و لحاظ ہماری انفرادی اور اجتماعی

زندگیوں سے اٹھ گیا اور نتیجہ میں ہمارا رب ہم سے روٹھ گیا۔ اس لئے مسئلہ کا صاف اور سیدھا حل یہ ہے کہ باتیں بنانے کے بجائے ہم اپنے رب کو منانے کی فکر کریں کہ ہزار بات کی ایک بات یہی ہے!!

یہ 'ایک خوف' ہمیں ہزار خوف سے نجات دلائے گا ایک مرد دانا تو کہہ ہی گیا۔

وہ اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

❁❁❁❁❁

والدہ کی رحلت پر ایک تعزیتی مکتوب

راقم السطور کی والدہ ماجدہ امسال ۱۷ رمضان المبارک کو انتقال فرما گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون ۔رب کریم ان کے بال بال کی مغفرت فرمائے اور جوارِ رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ والدہ مرحومہ کی شفقت ومحبت جب جب بھی یاد آئے گی، رلائے گی اور تڑپائے گی، خصوصاً ان کے حقوق کی ادائیگی میں جو کوتاہیاں ہوئیں ان کا جب جب بھی خیال آئے گا، بے چین وبے قرار کردے گا۔ خدانخواستہ والدہ کے احسانات کا احساس ہی اگر مرجائے تو بات دیگر ہے ورنہ ماں کی مفارقت کا زخم ایسا زخم ہے جو بھرتا نہیں اور ایسا صدمہ ہے جو مٹتا نہیں، البتہ پرنم آنکھوں کے ساتھ اللہ کے حضور ان کے لئے دعاؤں سے تسکین ضرور ملتی ہے،۔۔۔۔اس حال میں کہ ابھی زخم ہرا ہے اور صدمہ تازہ، راقم السطور کو مخدوم ومربی حضرت ناظم ندوۃ العلماء کی ایک تعزیتی تحریر موصول ہوئی جس نے دل کو بڑی ٹھنڈک پہونچائی اور ایک بار پھر یہ احساس تازہ ہوگیا کہ تحریر محض الفاظ کی ترتیب کا نام نہیں بلکہ اس میں اصل کارفرمائی تو دل کی کیفیت کی ہوتی ہے جو اسے شعلہ بھی بنا سکتی ہے اور شبنم بھی۔

اس تعزیتی تحریر نے میرے زخم پر مرہم کا کام کیا قارئین بھی اس کے چند جملے ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ قلم کی روشنائی کے ساتھ خلوص کی چاشنی اور الفاظ کی ترتیب کے ساتھ دل کی کیفیت تحریر کو کیسے اثر آفریں بنادیتی ہے! حضرت والا نے تحریر فرمایا ''ماں کا انتقال بڑا سانحہ ہے، ایک چھتری سی ہوتی ہے جو ٹوٹ جائے تو آدمی کو معلوم ہوتا ہے کہ وہ بغیر سائے کے ہوگیا ہے لیکن اس واقعہ سے عموماً تقریباً ہر شخص کو سابقہ پڑتا ہے کیونکہ اس دنیا میں جو بھی آتا ہے اس کا جانا بھی یقینی ہوتا ہے اور جو پہلے آیا، وہ عموماً پہلے ہی جاتا ہے۔ آپ کے لئے اس واقعہ میں یہ تسکین کی بات ہے کہ ان کا ارتحال ایام مبارکہ میں ہوا۔ ایسے موقع پر جب اس زمین پر آسمانی انوار اترتے ہیں اور فضا نوارنی ہوتی ہے، فرشتے ہر طرف نور کو پھیلاتے ہوتے ہیں فرشتوں کے جلو میں آپ کی والدہ صاحبہ کی روح آسمانوں پر گئی ہوگی۔ آپ کو اپنی والدہ صاحبہ کی خدمت کا جو موقع تھا وہ جسمانی طور پر تو ختم ہوگیا ہے لیکن روحانی طور پر باقی ہے۔ آپ ان کے لئے ایصال ثواب کرسکتے ہیں اور ان کو نیکی کا ہدیہ ارسال کرنے کا عمل کرتے رہ سکتے ہیں نیز جب آپ اس صدمہ پر صبر کریں گے تو اس کا اجر بھی عظیم ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جب اپنے والد ماجد حضرت عباسؓ کی وفات کا صدمہ پیش آیا اور لوگوں نے آکر تعزیت پیش کی تو ایک اعرابی نے بڑی اچھی تعزیت پیش کی اس نے شعر میں کہا کہ ۔

خیر من العباس اجرك بعده
والله خیر منك للعباس

(ترجمہ) ''تم کو حضرت عباسؓ کے جانے پر جو اجر حاصل ہوگا وہ تمہارے لئے عباسؓ سے زیادہ فائدہ مند ہے اور عباسؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اب جو ملنے والا ہے وہ ان سے زیادہ فائدہ مند ہے۔''

قارئین سے عاجزانہ التماس ہے کہ وہ ہماری والدہ کی مغفرت اور رفع درجات کے لئے ضرور دعا فرمائیں، رب کریم آپ کو اس کی جزا دے۔

عالم اسلام

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

● محمد فرمان نیپالی ندوی

قبول اسلام کا بڑھتا ہوا رجحان

● امریکی اسلامی رابطہ عامہ کمیٹی کے صدر نہاد عوض نے ایک بیان میں کہا کہ جب ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پنٹاگن پر حملے ہوئے تو اس سے عبرت لیتے ہوئے ۲۴ ہزار سے زیادہ امریکیوں نے اسلام قبول کیا محترم عوض نے کہا کہ جس وقت سے اسلام کی ضیا پاش کرنیں اس کے اطراف واکناف کو منور کررہی ہیں۔ اس وقت سے لیتے بڑے پیمانہ پر امریکیوں نے اسلام نہیں قبول کیا تھا۔ اور امریکہ کی موجودہ تاریخ میں یہ واقعہ عدیم المثال ہے کمیٹی کے صدر نے گفتگو کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ آج عیسائی مشنریاں امریکی مسلمانوں کے خلاف قسم قسم کے حربے استعمال کررہے ہیں اور انھیں ورغلانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کررہی ہیں علاوہ ازیں اسلام کے کردار کو بدنما شکل میں پیش کررہی ہیں۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار ہونے کی ضرورت ہے۔ اور دعوت وتبلیغ جیسے مہتم بالشان کام کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کی فکر دامن گیر ہونی چاہیئے۔ بیان کے اخیر میں صدر کمیٹی نے امریکی میڈیا کی غلط بیانی کی پرزور مذمت کی (العالم الاسلامی)

● رابطہ عالم اسلامی کے ہفتہ وار رسالہ "العالم الاسلامی" کی رپورٹ کے مطابق جنوبی افریقہ کے ۴۸۵ باشندوں نے افریقی شباب اسلامی تنظیم کے سالانہ عالمی اجتماع کی وجہ سے اسلام قبول کیا۔ واضح رہے کہ یہ سالانہ اجتماع صرف دینی نوعیت کا نہیں تھا بلکہ اس میں دعوت وتبلیغ کے اصول وضوابط سے آگاہ کرنے کے ساتھ ساتھ طبی سہولیات عوام وخواص کے فراہم کی گئی تھیں جس سے محتاجوں، مسکینوں اور مالداروں نے خوب فائدہ اٹھایا تنظیم کے معاون سکریٹری ڈاکٹر عبدالوہاب نورولی نے ایک بیان میں کہا کہ تنظیم نے یہ اجتماع بہت تاخیر سے منعقد کیا لیکن "دیر آید درست آید" کے مصداق اچھے نتائج برآمد ہوئے۔ تقریباً ایک مہینہ تک قائم اس اجتماع وطبی کیمپ سے ۶۰۰۰ ہزار سے زائد افریقیوں نے طبی سہولیات سے فائدہ اٹھایا اور مفت دوائیں حاصل کیں، ڈاکٹر عبدالوہاب نے کہا کہ اسلام قبول کرنے والوں کو دین کے اصول وعبادیات سے واقف کرایا گیا۔ اور ان کی آسانی کی خاطر مقامی زبان میں شائع شدہ کتابیں بھی تقسیم کی گئیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید کہا کہ سال گذشتہ اس تنظیم کی جانب سے منعقد اجتماع میں ایک ہزار افریقی باشندے مسلمان ہوئے تھے جو فی الحال مذہب اسلام کو مضبوطی کے ساتھ تھامے ہوئے ہیں اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر چل کر کشتی حیات آگے بڑھا رہے ہیں (العالم الاسلامی)

دو ہزار سے زائد فلپائنوں کا قبول اسلام

● جنوبی فلپائن میں رابطہ عالم اسلامی کے داعیوں کے ہاتھوں پر تقریباً دو ہزار سے زائد فلپائنوں نے اسلام قبول کیا ہے دوسری طرف آسٹریلیا کے اصل باشندوں کی ایک غیر معتد بہ تعداد نے بھی اپنے آپ کو دامنِ اسلام سے وابستہ کرلیا ہے یہ رپورٹ رابطہ عالم اسلامی کی جانب سے شائع ہونے والے رسالہ "العالم الاسلامی" میں مذکور ہے۔ واضح رہے رابطہ عالم اسلامی کے داعیان تن من دھن سے دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں ہر ممکن کوشش کررہے ہیں (الرائد، ندوۃ العلماء۔)

حرمین شریفین میں علامتی تختیاں لگانے کا منصوبہ

حرمین شریفین کی مجلس منتظمہ نے اللہ کے مہمانوں کی آسانی کی خاطر جگہ جگہ مختلف زبان میں تختیاں لگانے کا منصوبہ بنایا ہے اور ماشاء اللہ اس پر عمل بھی جاری ہے، جن جگہوں پر یہ تختیاں لگانے کا منصوبہ ہے ان میں آب زمزم، صدر دروازے، عام وخاص گذرگاہیں اور دیگر مقامات ہیں۔ اس کے علاوہ درجۂ حرارت اور وقت کی تعیین ــــ کے لئے الیکٹرانک سسٹم بھی قائم ہے تاکہ حجاج کرام کا زیادہ سے زیادہ وقت بیت اللہ شریف کے اندر میں عبادت وریاضت میں گذرے، اور کسی قسم کی دقت وپریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے (العالم الاسلامی)

اس سال کی عالمی اسلامی شخصیت

● قرآن کریم فاؤنڈیشن دبئی نے اس سال کی بین الاقوامی اسلامی شخصیت ایوارڈ کے لئے بوسنیا کے پہلے صدر علی عزت بیجوفیتش کو منتخب کیا ہے۔

اس ایوارڈ سے انہیں ایک بڑے جلسہ میں نوازا گیا، فاؤنڈیشن کے چیئرمین شیخ ابراہیم بوملحہ صاحب نے موصوف کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ علی عزت بیجوفیتش شمالی یوگوسلاویہ کے ایک علمی گھرانے میں ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئے۔ اور جب انھوں نے ہوش سنبھالا اسی وقت سے اپنے ملک میں مسلمانوں کے تحفظ اور ان کی آزادی کے حصول کے لئے کوشاں رہے۔ اور اس کے تئیں غیر معمولی جدوجہد کی اور انھیں کمیونزم حکومت کے دورِ اقتدار

میں قید خانہ بھی جانا پڑا اور ظلم وزیادتی اور جبر وقہر کا سامنا کرنا پڑا، چند ہی دنوں میں وعدۂ خداوندی کے مطابق جب حالات سازگار ہوئے تو انھوں نے ۱۹۸۸ء میں بوسنیا کے عوام کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک سیاسی پارٹی کی داغ بیل ڈالی اور ۱۹۹۰ء میں انھیں بوسنیا حکومت کا پہلا صدر منتخب کیا گیا شیخ ابراہیم نے گفت گو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ علمی میدان میں ان کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ مختلف موضوعات پر ان کی کتابیں آج عوام کو روحانی اور فکری غذا بہم پہنچا رہی ہیں

چند اہم کتابوں کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

"البیان الإسلامی" "عوائق النهضة الإسلامية"؛ "الاسلام بين الشرق والغرب" قابل ذکر بات یہ ہے علی عزت بیجوفیتش نے بہت سے اسلامی اور عالمی ایوارڈ حاصل کئے ہیں جن میں خدمت اسلام کے سلسلہ میں "بین الاقوامی ملک فیصل ایوارڈ" سعودی ادارۂ علی وعثمان حافظ" کی جانب سے "مفکر اسلام ایوارڈ" اور پنٹاگن کی جمہوریتوں کے تحفظ وبقاء کے سلسلہ میں "تحفظ جمہوریت ایوارڈ" شامل ہیں۔

(بقیہ)
تو اگر اپنی حقیقت سے خبردار رہے

تم رہتے ہو وہ جگہ چھوڑ کر اچھی جگہ چلے جاؤ۔ وہ وہاں سے فوراً اٹھا اور دوسری جگہ چل پڑا راستہ میں موت کا فرشتہ آگیا۔ اور وہیں انتقال ہوگیا۔ اب جو اس کی روح قبض ہوئی تو جہنم کے فرشتوں اور جنت کے فرشتوں میں بحث ومباحثہ شروع ہوا جہنم کے فرشتے کہتے تھے کہ اس کو جہنم لے جائیں گے، جنت کے فرشتے کہتے تھے کہ توبہ کرکے آیا ہے۔ اللہ نے اسے معاف فرمادیا۔ اللہ نے ایک تیسرے فرشتہ کو فیصلہ کرنے کے لئے بھیجا۔ اس نے کہا کہ جہاں جارہا تھا (اچھوں کی زمین میں) اگر وہ زمین قریب ہے تو جنت کے فرشتے اٹھائیں اور اگر وہ کم ہے تو جہنم والے اٹھائیں۔ اب جو نپائی شروع ہوئی تو جدھر جارہا تھا وہ زمین ذرا کم تھی۔ اللہ نے زمین کو حکم فرمایا کہ اے زمین کھسک۔ اب زمین ادھر سے قریب ہوگئی۔ اور جہنم کے فرشتوں کی طرف سے کم ہوگئی اللہ تعالیٰ نے اس کی بخشش کا فیصلہ فرمادیا۔ تو ہم کتنے ہی مجرم کتنے ہی پاپی، کتنے ہی نالائق، کیسے ہی غلط کام کرنے والے ہوں لیکن آج سے ہم تہیہ کرلیں کہ اب سے علم حاصل کرنا ہے اور علم کے راستہ پر چلنا ہے اور اپنے ہر بچے کو علم حاصل کروانا ہے ورنہ ان بچوں کی پوچھ گچھ اللہ کے یہاں آپ سے ہوگی۔ اور یہ بچے قیامت میں آپ کا دامن پکڑلیں گے۔ اور کہیں گے یہ میرا باپ ہے جس نے مجھ کو علم سے روکا اور علم حاصل کرنے نہیں دیا۔ اے اللہ تو اس کو سمجھ لے تو اپنے بچوں کو علم حاصل کروائیں اور خود کو بھی اچھے راستہ پر ڈالیں۔

(نوٹ: یہ تقریر بلرامپور (یوپی) کے ایک دینی مدرسہ کے سالانہ جلسہ میں کی گئی)

ہو قید مقامی تو نتیجہ ہے تباہی
رہ بحر میں آزادِ وطن صورتِ ماہی
ہے ترکِ وطن سنتِ محبوبِ الٰہی
دے تو بھی نبوت کی صداقت پہ گواہی
(علامہ اقبال)

سینچا ہے اپنے خون سے ہم تشنہ لبوں نے
تب جا کے اس انداز کا میخانہ بنا ہے

شہرۂ آفاق تصنیف
انسانی دنیا پر
مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر
چالیس سالہ کارکردگی کے موقع پر
اشاعتی تحریک
ہر پڑھے لکھے مسلمان تک پہنچانے میں
ہمارا تعاون فرمائیے
صفحات ۴۰۰۔ قیمت =/50 صرف رعایت بھی
مجلد، خوبصورت سرورق۔ روشن طباعت،
جدید ایڈیشن۔ ہم سے طلب کریں۔
مجلس تحقیقات ونشریات اسلام
پوسٹ بکس 119 ندوۃ العلماء لکھنؤ

دعوت اسلامی کے علمبردار
مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ
آپ کی تصنیفات کا مطالعہ اعتدال اور توازن کی راہ کو ہموار کرتا ہے۔
عربی، اردو، انگریزی، ہندی میں دستیاب
ہم سے فہرست طلب کریں۔
Academy of Islamic Research & Publication
P. B. N.119, Nadwatul UlamaLko, U.P., India (Ph:787242)

محمد طارق ندوی

سوال وجواب

س:۔ زید کی شادی زینب سے ہوئی، کسی بنا پر زینب نے خلع کرالیا۔ زینب عدت میں ہوگئی کیا اس دوران کسی دوسرے سے نکاح کرنا درست ہوگا یا نہیں؟

ج:۔ صورت مسؤلہ میں عدت کے اندر زینب کا نکاح کرنا درست نہیں ہے۔ یہ نکاح معتبر نہ ہوگا۔ عدت گذر جانے کے بعد جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے۔

س:۔ ہمارے یہاں جب کوئی حج پر جاتا ہے تو عزیز واقارب ملنے آتے ہیں تو حج پر جانے والے کو کچھ پیسہ بھی دیتے ہیں ان کا لینا کیسا ہے؟ اگر لینا جائز ہے تو مصرف کیا ہے؟

ج:۔ صورت مسؤلہ میں اگر خوشی سے لوگ کچھ پیسہ یا تحفہ دیتے ہیں تو یقیناً جائز ہوگا۔ ان کو حج کرنے والا جہاں چاہے خرچ کرسکتا ہے

س:۔ کیا سجدہ سہو ایک سجدہ کرنے کے سے ادا ہوجائے گا؟

ج:۔ سجدہ سہو ایک سجدہ ادا کرنے سے ادا نہیں ہوگا بلکہ سلام کے بعد دو سجدے کرنا واجب ہے،

س:۔ اگر کسی شخص نے چار رکعت والی یا تین رکعت والی نماز میں بھول سے دو رکعت پر ہی سلام پھیر دیا تو کیا کرے؟

ج:۔ اگر مفسد صلوٰۃ عمل پائے جانے سے پہلے بنا کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے تو نماز درست ہوجائے گی۔

س:۔ اگر عشاء کی دوسری رکعت میں امام نے قرأت سِرًّا سہواً کرلی تو سجدہ سہو واجب ہوگا یا نہیں؟

ج:۔ سجدہ سہو کے وجوب کی مختلف صورتیں ہیں جن میں سے واجب کی صورت کو بدلنا بھی ہے اس لئے مندرجہ بالا صورت میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔

س:۔ حالت نماز میں کتنا ستر کا حصہ کھل جائے تو نماز فاسد ہوجائے گی؟

ج:۔ مرد وعورت کے مقررکردہ ستر میں سے اگر کسی عضو میں سے بقدر ربع (چوتھائی مقدار) کھل جائے تو نماز فاسد ہوجائے گی۔

س:۔ اگر نماز میں کوئی ایسا شخص جو نماز میں شریک نہیں ہے باہر سے لقمہ دیدے اور امام اس لقمہ کو لے لے تو نماز درست ہوجائے گی یا نہیں؟

ج:۔ نماز فاسد ہوجائے گی درست نہیں ہوگی۔

س:۔ آیت سجدہ لکھنے سے سجدہ واجب ہوگا یا نہیں جبکہ آیت سجدہ کو زبان سے ادا نہیں کیا ہے؟

ج:۔ صرف آیت سجدہ لکھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا جب تک زبان سے نہ پڑھے۔

س:۔ اگر مقتدی کی تکبیر تحریمہ ختم ہونے سے قبل امام نے السلام کہدیا اگر اس نے علیکم نہیں کہا تو کیا اس کی اقتداء صحیح ہوگی؟

ج:۔ اگر مقتدی کی تکبیر تحریمہ ختم ہونے سے قبل ہی امام نے السلام کہدیا اگر علیکم نہیں کہا تو پھر بھی اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوگی۔ اسے از سر نو تکبیر تحریمہ کہنا ہوگا۔

س:۔ اگر کوئی شخص اپنے داماد کو زکوٰۃ دے تو کیا زکوٰۃ میں سے اس کی بیٹی صرف کرسکتی ہے؟

ج:۔ داماد اگر اس کا مستحق ہے تو اس کو یہ مال دینا جائز ہے اور چونکہ بیوی کا نان ونفقہ شوہر کے ذمہ ہوتا ہے لہٰذا شوہر اس رقم کو بیوی پر خرچ کرسکتا ہے۔

مغربی صحافت دراصل یہودی صحافت ہے
مغربی میڈیا اور اس کے اثرات
تالیف: نذر الحفیظ ندوی
• نیا عالمی نظام
• مغربی میڈیا کا تاریخی پس منظر
• میڈیا کے کردار کے بارے میں یہودی عزائم
• دنیا کے پردۂ سیمیں پر مسلمانوں کی تصویر
• عالم عربی پر مغربی میڈیا کی یورش
• ہندوستانی میڈیا مغرب کے نقش قدم پر
• ٹی وی کے منفی اثرات
• ذرائع ابلاغ کا علمی وفنی تجزیہ
• اسلامی میڈیا نظریہ اور عمل
• شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
ان موضوعات پر سیر حاصل گفتگو
ایک قابل مطالعہ کتاب۔ اردو زبان میں پہلی کتاب
دہلی، دیوبند، حیدرآباد، کشمیر، لکھنؤ کے
BOOK DEPOT پر دستیاب۔
مجلد۔ خوبصورت سرورق۔ روشن طباعت
قیمت =/Rs.90

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

مختصر عالمی خبریں

معید اشرف ندوی

● خادم الحرمین شریفین شاہ فہد بن عبدالعزیز نے امریکہ سے اپیل کی ہے کہ مشرق وسطیٰ میں مکمل اور منصفانہ حل کے لئے اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق عمل درآمد کرایا جائے انھوں نے یہ اپیل امریکی صدر سے اپنے ایک جوابی پیغام میں کی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ سعودی عرب ہر طرح کی دہشت گردی کو مسترد کرتا ہے اور اس کے خاتمے کے لئے اپنے تمام وسائل بروئے کار لانے کا عزم رکھتا ہے۔

● سعودی سرمایہ کار ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے حادثہ کے بعد امریکہ سے اربوں ڈالر اپنے ملک واپس لے آئے، ہیں یہ بات ممتاز ماہر اقتصادیات ڈاکٹر عمر عبداللہ کامل نے "الحیات" اخبار کو بتایا۔

سعودی ماہرین اقتصادیات نے نئی صورتحال کی حوصلہ افزائی کے لئے نجکاری کے پروگرام کیلئے فوری طور پر عمل کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کے بعد سعودی عرب میں ایک کمرشیل بنک میں ۱۶ ارب ریال سے زیادہ رقم بیرونی ممالک سے منتقل کرائے گئے ہیں بنکاروں نے توقع ظاہر کی ہے کہ ۲۰۰۱ء کے اخیر تک سعودی سرمایہ کاری صرف ایک بنک میں ۲۲ ارب ریال سے زیادہ پہنچ جائے گی۔

● امریکی ایوان نمائندگان (پارلیمنٹ) کے ایک سرگرم ممبر مسٹر جان ڈنگیل نے امریکی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام نہ صرف دنیا کے عظیم مذاہب میں سے ایک ہے بلکہ یہ امریکہ کا بھی ایک عظیم مذہب ہے۔ انھوں نے کہا کہ پوری دنیا میں ڈیڑھ ارب مسلمان ہیں جن میں ۷۰ لاکھ امریکہ میں آباد ہیں ہم اسلامی برادری اور اسلامی عقیدہ کے لئے احترام کا اظہار کرتے ہیں۔

۱۱ ستمبر کے واقعات کے بعد جہاں مسلمانانِ عالم بالخصوص امریکی مسلمانوں کے لئے آزمائشی حالات پیدا ہوئے ہیں وہیں مغربی دنیا خاص طور سے امریکہ میں اسلام اور مسلمانوں کو صحیح تناظر میں سمجھنے کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔ اور سرکاری سطح پر اسلام اور مسلمانوں کو اہمیت دی جانے لگی ہے۔ عید الفطر کے موقع پر ایک ڈاک ٹکٹ بھی جاری ہوا جو امریکہ میں اسلام سے متعلق پہلا ڈاک ٹکٹ تھا۔ ان تمام سرگرمیوں کے باوجود امریکہ کے کسی حلقہ سے مخالفانہ ردعمل نہیں دیکھا گیا۔ البتہ شروع میں کچھ ناخوشگوار واقعات ضرور ہوئے لیکن اب امریکی مسلمانوں کے لئے اپنے قول وعمل سے اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کا ایک بہترین موقع ہے۔

● امریکہ کے سابق صدر مسٹر کلنٹن نے اپنی مادرِ علمی جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ میں دہشت پسندی سیکڑوں برسوں سے موجود ہے اور امریکہ کو اس کے مکے کی سزا مل رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ امریکی قوم نے وجود میں آنے کے بعد غلامی کے رواج پر عمل کیا تھا۔ اور امریکہ کے اصل باشندوں کا قتل عام کیا تھا۔

انھوں نے کہا کہ جو بین الاقوامی دہشت پسندی اب امریکہ تک پہونچ گئی ہے۔ وہ ہزاروں سال پرانی ہے۔ پہلی صلیبی جنگ میں جب عیسائی فوجیوں نے بیت المقدس پر قبضہ کیا تھا

(باقی صفحہ ۳۰ پر)

ہندی زبان میں ماہنامہ

سچا راہی (ماسک) सच्चा राही

سماجی ● ادبی ● دینی ● اور تاریخی مضامین پر مشتمل

پیام انسانیت اور قومی اتحاد کا علمبردار

بہت جلد منظر عام پر آرہا ہے

مجلس صحافت ونشریات، ٹیگور مارگ پوسٹ بکس نمبر ۹۳ (ندوۃ العلماء) لکھنؤ

قیمت فی شمارہ Rs. 9/= اعزازی چندہ Rs. 500/= سالانہ چندہ Rs. 100/=

نوٹ: چک/ڈرافٹ "سکریٹری مجلس صحافت ونشریات" کے نام سے ارسال کریں۔

وفیات

(ادارہ)

مولانا عبدالباسط صاحب امام گیان واپی مسجد بنارس

مفتی شہر بنارس اور خطیب و امام جامع مسجد گیان واپی مولانا عبدالباسط صاحب ابراہیمی ۹ ر جنوری ۲۰۰۲ء مطابق ۲۴ ر شوال ۱۴۲۲ھ کو بدھ کے دن علی الصباح انتقال کر گئے۔ ان کی عمر تقریباً ۵۵ سال تھی۔ مولانا بڑے عزم وحوصلہ کے شخص تھے اور ان کی زندگی جہد مسلسل سے عبارت تھی ان کے والد مولانا محمد اسحاق صاحب بنارسی۔ ندوۃ العلماء کے تعلیم یافتہ تھے اور بڑا اثر ورسوخ رکھتے تھے ان کے دادا مولانا محمد ابراہیم صاحب بھی بزرگوں میں تھے۔

مفتی عبدالباسط صاحب کا ندوۃ العلماء اور اس کے ذمہ داروں سے بڑا مخلصانہ اور محبانہ تعلق تھا بنارس میں انہوں نے اپنا ایسا اثر ورسوخ قائم کر لیا تھا۔ کہ ان کے انتقال کی خبر سنتے ہی بنارس بند ہوگیا اور اس بند میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلموں نے بھی حصہ لیا۔ اور ان کے جنازہ میں لاکھ ڈیڑھ لاکھ افراد نے شرکت کی۔ ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ نے اپنے ایک تعزیتی پیغام میں ان کے انتقال کو ایک اہم ملی سانحہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کی وفات نہ صرف ایک دوست اور عالم دین کی وفات ہے۔ بلکہ ایک رہبر ملت سے ملت کے محروم ہوجانے کا خسارہ ہے۔

ادارہ اس سانحہ پر مولانا کے بڑے بھائی مولانا مجید احمد صاحب اور سبھی پسماندگان کو تعزیت پیش کرتا ہے۔

حکیم افتخار احمد صاحب لکھنوی

منگل ۲۲ ر شوال ۱۴۲۲ھ کو طبیب حاذق حکیم افتخار احمد صاحب لکھنؤ میں وفات فرما گئے، وہ ظہر کی نماز مولوی گنج میں اپنے مکان سے قریب مسجد "مسجد خواص" میں جماعت کے ساتھ پڑھ کر آئے تھے اور طبیعت ٹھیک تھی، عصر کے وقت نماز کے لئے پھر وضو کیا اور وقت موعود آگیا، اور اس طرح لکھنؤ ایک طبیب حاذق اور ماہر نباض سے محروم ہوگیا۔ ان کی عمر تقریباً ۵۰ سال تھی،

ان کے ایک بھائی جناب نصار رفیع صاحب ندوۃ العلماء کے فاضل ہیں اور جدہ ریڈیو اسٹیشن میں اہم عہدہ پر فائز ہیں۔ ادھر کئی سالوں سے حکیم صاحب ہر سال حجاز مقدس کا سفر کیا کرتے تھے اور وہاں چند ماہ قیام کرتے تھے۔ اس بار بھی حج کے سفر کی تیاری میں تھے۔ لکھنؤ کے مشہور حکیم شفاء الملک حکیم خواجہ شمس الدین صاحب سے انھوں نے طب پڑھا تھا۔ اور ان کی محبت میں رہ کر اعتماد حاصل کیا تھا۔ ان کی تعلیم ندوۃ العلماء میں بھی ہوئی تھی، لیکن مکمل نہ ہوسکی تھی۔ وہ لکھنوی ثقافت وتہذیب کی بھی ایک نشانی تھے۔ اور وہ مخلص غریب پرور اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے، ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید محمد رابع صاحب حسنی ندوی مدظلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور عیش باغ قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔

ڈاکٹر سید سہیل اقبال ندوی

لکھنؤ یونیورسٹی میں شعبۂ علوم شرقیہ میں لکچرار اور ندوۃ العلماء کے نوجوان فاضل ڈاکٹر مولوی سید سہیل اقبال ندوی مختصر علالت کے بعد لکھنؤ میں منگل ۲۳ ر شوال ۱۴۲۲ھ کو انتقال کر گئے۔ ان کی عمر تقریباً ۳۵ سال تھی، دارالعلوم ندوۃ العلماء سے انہوں نے فراغت کے بعد لکھنؤ یونیورسٹی سے ایم اے، اور پی۔ ایچ۔ ڈی کیا پھر اسی سے منسلک ہوگئے۔ ان کا سانحۂ وفات خصوصیت سے ان کے والد ماجد مولانا سید محمد اقبال ندوی صاحب دام مجدہٗ اور بڑے بھائی مولانا جاوید اقبال ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء کے لئے اور ان کے سبھی متعلقین کے لئے بڑے صدمہ کا ہے اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔

اہلیہ مولانا سید ابوبکر حسنی

دوشنبہ ۲۲ ر شوال ۱۴۲۲ھ کو دہلی میں مولانا سید ابوبکر حسنی دام ظلہٗ رکن مجلس انتظامی ندوۃ العلماء کی اہلیہ محترمہ ایک طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئیں۔ وہ با اخلاق، خدا ترس اور خاموش طبیعت خاتون تھیں، طہارت ونفاست کا انھیں بڑا خیال رہتا تھا۔ دوسروں کے ساتھ ہمدردی وخیر خواہی کا بڑا جذبہ رکھتی تھیں۔

دہلی میں مولانا سید ابوبکر حسنی صاحب کے ساتھ ان کا قیام نصف صدی سے زائد رہا، اور فراغتانہ میں لگی چھتہ نواب میں واقع اپنے پرانے مکان میں جس کی وہ کرایہ دار تھیں۔ تقریباً نوّے سال کی عمر میں انتقال کیا۔ وہ حضرت مولانا سید ابوالحسن ندوی قدس سرہٗ کی قریبی عزیزہ تھیں ان کی ایک صاحبزادی (اہلیہ جناب سید خالد حسنی ندوی) ہیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت اور درجات بلند فرمائے اور سبھی پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

ڈاکٹر عین الحق لکھنوی

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ سے خصوصی عقیدت رکھنے والے اور محب ومخلص ڈاکٹر عین الحق صاحب ۱۵ ر جنوری ۲۰۰۲ء کو طویل علالت کے بعد رحلت فرما گئے۔

مرحوم عابد انہ مفت کے حامل اور بڑے خلیق وملنسار انسان تھے۔ اور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا تعلق رکھتے تھے۔ وہ تبلیغی جماعت سے بڑا تعلق رکھتے تھے اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے ساتھ ایک زمانہ میں بڑا کام کیا، موصوف کا حضرت مولاناؒ اور ان کے افراد خاندان سے بہت قریبی تعلق تھا۔ نماز جنازہ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہٗ نے پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ چین نصیب کرے اور ان کو اعلیٰ علیین میں جگہ نصیب کرے۔

● قاضی عتیق احمد صاحب (داماد حضرت مولانا صدیق احمد صاحب باندویؒ) کی والدہ محترمہ ستر سال کی عمر میں ۲۴ شوال ۱۴۲۲ھ بروز بدھ کو رائے بریلی میں رحلت فرما گئیں۔ وہ بڑی ہر دلعزیز خاتون تھیں، شروع سے ان کے اندر سیکھنے سکھانے کا جذبہ کارفرما تھا، باندہ کے قیام میں اور پھر رائے بریلی میں رہ کر بڑی تعداد میں عورتوں کو دین سکھانے کا کام انجام دیا۔ ان کی تدفین ان کی وصیت کے مطابق ہتھورا ضلع باندہ میں عمل میں آئی۔

● دہلی سے خبر ملی کہ تبلیغی جماعت کے مولانا محمد ابراہیم صاحب گجراتی کی اہلیہ محترمہ ۲۲ شعبان ۱۴۲۲ھ کو رحلت فرما گئیں۔

● راولپنڈی (پاکستان) سے حضرت مولانا علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک محب مخلص اور تعمیر حیات کے قدیم قاری جناب طلعت محمود صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کی والدہ صاحبہ جو کہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ سے بیعت واسترشاد کا تعلق رکھتی تھیں ماہ شعبان ۱۴۲۲ھ کو انتقال فرما گئیں۔

● مدرسہ ضیاء العلوم شاخ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاد مولوی دوست محمد ندوی کے والد صاحب چھولا مئو رائے بریلی میں ۱۲ رمضان المبارک کو شب جمعہ میں انتقال فرما گئے۔

مرحوم ایک دیندار اور عبادت گذار شخص تھے۔

● دارالعلوم ندوۃ العلماء میں شعبۂ انٹرنیٹ کے ویب ڈیزائنر مصباح الحق کے دادا معروف معالج ڈاکٹر فضل حق کا ایک طویل علالت کے بعد بارہ بنکی میں انتقال ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ ۝

قارئین کرام سے ان سب مرحومین کے لئے مغفرت و رفع درجات کی دُعا کی درخواست ہے۔

(بقیہ) عالمی خبریں

تو انھوں نے ایک یہودی عبادت گاہ کو آگ لگا کر تین سو یہودیوں کو زندہ جلا دیا تھا۔ بعد میں انھوں نے ہر مسلمان بچے اور عورت کو قتل کر دیا تھا۔ مسٹر کلنٹن نے کہا کہ آج مشرق وسطیٰ کے ہر گھر میں اس قتل عام کی کہانی سُنائی جا رہی ہے اور ہم ابھی تک اس کی قیمت ادا کر رہے ہیں۔

مسلمان بچوں کا کامیاب نصاب تعلیم

آسان زبان اور دلنشیں انداز

از:- حکیم شرافت حسین رحیم آبادی

● اچھا قاعدہ ● اچھی باتیں چھ حصے ● اللہ کے رسولؐ ● حضرت ابوبکرؓ ● حضرت عمرؓ ● حضرت عثمانؓ ● حضرت علیؓ ● حضرت خدیجہؓ ● حضرت عائشہؓ ● حضرت سودہؓ ● اچھے قصے ● آسان فقہ ● ہمارا ایمان

آپ اگر چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے ابتداء ہی سے مومن اور مسلم بنیں کفر والحاد سے ان کے اندر نفرت کا جذبہ پیدا ہو، تو آج ہی آپ اپنے معصوم نونہالوں کو یہ کامیاب نصاب تعلیم پڑھائیں جس کا اعتراف مفسر قرآن مولانا عبدالماجد دریا آبادیؒ اور مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ جیسے مشاہیر علماء نے کیا ہے۔ حکیم صاحب رحیم آبادیؒ نے طویل تجربہ اور محنت کے بعد یہ کتابیں لکھیں۔

ملک اور بیرون ملک کے ہزاروں مکاتب اور مدارس نے اپنے یہاں داخل نصاب کیا۔ بعض لوگ غیر قانونی طریقہ پر کتابوں کو ناقص اور ادھوری شکل میں شائع کر کے مجرمانہ حرکت کر رہے ہیں۔ آپ ایسے دھوکہ بازوں سے ہوشیار رہیں۔ اور کتابیں براہ راست ناشر مکتبہ دین ودانش مکارم نگر لکھنؤ سے حاصل کریں۔ فون نمبر: 0522-327970

پورے سٹ کی رعایتی قیمت صرف -/100 روپے مزید براں ڈاک خرچ =/Rs. 30

مکتبہ دین ودانش مکارم نگر لکھنؤ

خلیل اللہؑ کے جذبات کا شہکار دیکھیں گے

● فخر الاسلام نفیسؔ امروہوی

چلے تقدیر والے حسن کی سرکار دیکھیں گے
خدا کا گھر، مدینے کے در و دیوار دیکھیں گے

وہ جس کی اِک جھلک کو حسرتِ دل آہ بھرتی ہے
وہی جلوہ ترے حاجی ہزاروں بار دیکھیں گے

نظر پڑتے ہی کعبے پر جگر ہو جائے گا ٹکڑے
زباں خاموش ہو گی آنکھ سے گفتار دیکھیں گے

پئیں گے جامِ عرفاں دیدِ کعبہ سے ترے زائر
منیٰ عرفات میں رحمت کی پھر بوچھار دیکھیں گے

ذبیح اللہ کا صبر و تحمل یاد آئے گا
خلیل اللہ کے جذبات کا شہکار دیکھیں گے

جو مکے میں فنا فی اللہ کے اوراق پڑھ لیں گے
مدینے میں بقا باللہ کے انوار دیکھیں گے

پڑھیں گے جب سلامِ شوق جا کر روبرو اُن کے
عنایاتِ نگاہِ چشم کوثر بار دیکھیں گے

صحابہؓ جن کا احساں ہے جہاں کے ذرّے ذرّے پر
مُبارک ہو مُبارک اُن کے بھی آثار دیکھیں گے

غمِ الفت پہ ہے قسمت تمہاری یاد کے صدقے
ہم اپنے قرب کی دنیا گل و گلزار دیکھیں گے

نفیسؔ بھی تو اُن کے عشق میں رہتا ہے وارفتہ
کسی دن آپ جانا اس کو سوئے یار دیکھیں گے

تواضع

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ جل شانہٗ کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو رفعت اور بلندی عطا فرماتے ہیں۔

(مشکوٰۃ)

حضرت حسن بصری فرماتے ہیں۔ تواضع کی شرط یہ ہے کہ جب آدمی گھر سے نکلے تو جس کو بھی دیکھے اپنے سے افضل سمجھے (مشائخ چشت صفحہ ۱۲۵)

عیب پوشی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ جل شانہٗ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں (مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی پردے کے قابل چیز کو (بدن ہو یا عیب) دیکھے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اس کا اجر ایسا ہے جیسا کہ کسی ایسے شخص کو قبر سے نکالا ہو جس کو زندہ قبر میں گاڑ دیا گیا ہو۔ (مشکوٰۃ)

احادیث رسول ﷺ کا انتخاب

تہذیب الاخلاق (عربی) کا اردو ترجمہ

حدیث نبویؐ

مجلد۔ روشن طباعت۔ خوبصورت سرورق

ہدیہ Rs.100/

محمد الحسنی ٹرسٹ، رائے بریلی

ممبئی، دیوبند، حیدرآباد، لکھنؤ، کشمیر میں دستیاب